اسکے اظہار مین کسی سے نہین ڈرتے - شروع زمانہ مضامین نویسی سے اسوقت تک ہماری یہی روش چلی آئی ہے اور ایسی ہی آیندہ رہیگی انشاء اللہ تعالے - لوگون کی تسلیم وعدم تسلیم کے خیال پر اول تو ہم اس شعر عربی پر عمل کرتے ہین

ففل ما یفیض الوقت من غیر سامع فی الدھر من یرجی لہ الفوز ظافرا

اور اگر کوئی ہماری بات کو ماننے والا نظر نہ آوے تو اس شعر فارسی پر کاربند ہوتے ہین -

حافظ وظیفہ تو دعا کردن است و بس در بند آن مباش کہ نشنید یا شنید

اصول و مسایل اسلام

پر

شہادت غیر اقوام

الفضل ما شہدت بہ الاعداء

اسلام کے اصول و اہم مسایل اس خوبی پر مبنی ہین کہ اقوام غیر بھی اُن کی تعریف مین طیب اللسان ہین - اور اُن اصول و مسایل کی پابندی اس شائستگی و خوش اسلوبی پر محتوی ہے کہ اعیان مذاہب دیگر اسکی تعریف مین عذب البیان اہل اسلام کی ثروت و حشمت ایک مدت سے مفقود ہے - اور اُن کی شوکت و سلطنت اکثر حصہ دنیا مین ناموجود - افلاس و ناداری اُن پر غالب ہے اور فقر و مفلسی

+ اکثر اہل اسلام کا یہی حال ہے بعض جو اس حالت سے محفوظ ہین وہ بحکم "النادر کالمعدوم" قومی عدد و ضرورت کی لحاظ سے لایق اعتبار و شمار نہین ہین ہندوستان مین جو چار جگہ اسلامی مجلسین اور کمیٹیان قایم ہین وہ ہنوز کان لم یکن ہین - وہ ان اغراض حمایت اسلام و اعانت اہل اسلام کیلئے جو قایم کی گئی ہین عشر عشیر کو بھی پورا نہین کرتین جسکی تفصیل ہم ایک مستقل مضمون درج رسالہ کرنا چاہتے ہین) لہذا ہمارا یہہ دعوی عام بنظر غالب افراد قوم بے محل و مبالغہ نہین ہے +

اونکی متعاقب وطالب اکثر اون مین نان شبینہ کے محتاج ہین اور کہہ و مہہ کو اقوام سے
احتیاج - لہذا وہ کسی غیر کی جو اُن کے مذہب مین داخل ہو دستگیری نہین کر سکتے -
اور جب کوئی آسودہ عیسائی یا مرفہ الحال ہندو (مثلاً) مشرف باسلام ہوتا ہے تو وہ اُسکی
مدارات و مواسات سے عاجز ہو جاتے ہین *

وہ محاسن و فضایل اسلام اقوام غیر پر ظاہر کرنا چاہتے ہین تو اس اظہار کے وسایل یسی
مضمون کی کتابون کا غیر زبانون مین ترجمہ کرانا اور ان کو چہپوا کر تمام ملکون مین پہیلانا)
نہین پاتے وہ اعتراضات مخالفین کا جواب دینا چاہتے ہین تو گہر گہر بہیک مانگ کر بہی
اسکے مصارف طبع و اشاعت بہم نہین پہونچا سکتے *

انکے مقابلہ مین اقوام غیر کی دولت و حشمت و شوکت و ثروت روز افزون ترقی پر
ہے - وہ اس ذریعہ سے اپنے مذاہب کی اشاعت کے وسایل آسانی سے قایم کر
رہے ہین - ہر ملک و شہر مین اُنکی مشن و مذہبی سوسائٹیان موجود ہین لاکہون
روپئے مذہب کی اشاعت اور اہل مذہب کی مدد کے لئے جمع ہین -
جابجا اون کے مذہبی اسکول قایم ہین - شہر بشہر و دہ بدہ اون کے مذہب
کی منادی کرنے والے پہر رہے ہین - اُن کے مذہب کتب و اخبارات و رسایل تمام
ملکون مین شایع ہوتے ہین اُن کے مذہب مین داخل و شامل ہونے والون کی اسقدر
مدارات ہوتی ہے جس سے وہ اپنی پچہلی سوشیل حالت کو بہول جاتے ہین - اور پہر
اوسکی طرف رجوع کرنے کی جرأت نہین کر سکتے - ع * ببین تفاوت راہ از کجاست
تا بکجا * با این ہمہ تفاوت اہل اسلام کا عدد (نمبر شمار) یوماً فیوماً
ترقی پر ہے اور اس ترقی مین انکو غیرون سے پیش قدمی
حاصل ہے تو اسکی وجہ بجز اسکے اور کچھ نہین ہے کہ اس مذہب (اسلام)
کے اصول و امہات مسایل اس خوبی و خوش اسلوبی اور عقلی و روحانی شایستگی پر

مبنی ہین کہ اسکے مقابلہ مین اہل اسلام کا نمبر بڑہانے والے اہل مذاہب غیر کی ثروت وحشمت و دولت و آسایش کو ہیچ سمجھتے ہین اور اونکے دنیاوی لذاید و حظوظ کی کچھ پروا نہین کرتے۔

وہ اہل اسلام کے مٹی کے پیالہ کو غیرون کے چاندی سونے کے برتنون سے بہتر سمجھتے ہین اِن کے ٹوٹے پہٹے بوریئے کو اُن کے اطلسی فرش اور زرین میز کرسیون پر ترجیح دیتے ہین۔ اِن کی روکہی پہیکی نان جوی کو اُن کے مرغن نان وکباب و جیلی و مٹن چاپ سے افضل جانتے ہین۔

اِنکی مسکنت و ذلت کو اُنکی دولت و عزت سے زیادہ عزیز رکہتے ہین۔ اور اسلام سے مخاطب ہو کر یہہ کہتے ہین۔ ع "ذُل تو عزت است وغمت بہ زشادی است" اور اقوام غیر کے اوج و عروج دنیاوی کی نسبت یہہ کہتے اور اسپر خوش ہوتے ہین "ذٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الْمَاٰبِ" (آل عمران ۱۰۶)

اِس بیان مین ہمنے دو دعوے کئے ہین (۱) اہل اسلام کا نمبر شمار دوسری قومون کی نسبت ترقی پر ہے (۲) اس ترقی کا سبب صرف اصول اسلام کی عمدگی ہے اِن دو باتون کی صحت ایسی ثابت و مبرہن ہے کہ اعیان اقوام غیر اسکی اعتراف و اظہار مین سرگرم ہین۔ وہ اپنے اخوان مذہب کو اسپر رشک دلاتے ہین اور برملا مجلسون اور اخبارون مین یہہ سناتے ہین کہ تمہارے حریف اہل اسلام عمدگی اصول مذہب کے سبب ترقی مذہب کے میدان مین تم پر سبقت لے گئے ہین اور تم اپنے روکہی پہیکے خارج از عقل وقیاس اصول مذہب قرار دینے کے سبب اس ترقی کی میدان مین رہ چکے ہو۔ تم اپنے مذہب کے اصول کو اصول مذہب اسلام کے مانند شایستہ و عام پسند بناؤ۔ ورنہ ترقی مذہب کے دعوے سے دست بردار ہو جاؤ۔ وغیرہ وغیرہ۔

اِس امر کی تصدیق کے لئے ہم ذیل مین چار مضامین یورپ کے عیسائی

فاضلون کے تراجم نقل کرتے ہین - از انجملہ دو مضمون پادری ایزک ٹیلر صاحب کے ہین اُن مین سے **مضمون اول** ایک لکچر ہے جسمین اونہون نے اہل اسلام کا اصول مذہب کے سبب ترقی مین سبقت لے جانا بیان کیا ہے اور دوسرا اُنکا ایک خط ہے جس مین اس بیان کا سرکاری اور مشنری رپورٹون کے دستاویز سے کافی ثبوت دیا ہے - جبکہ یورپ مین اُن کے پہلے مضمون سے شور و غل مچ گیا تہا +

تیسرا مضمون رسالہ ایشیاٹک کوارٹرلی ریویو لنڈن کا ایک مضمون ہے جسمین راقم مضمون نے بڑے زور و شور سے اصول اسلام کا عمدہ و قابل فہم ہونا - اور اصول مذہب عیسائی کا ناقابل فہم و قبول ہونا ثابت کیا ہے -

چوتہا مضمون - ہمارے ملک مین مشہور و معروف فاضل ڈاکٹر لائٹنر صاحب کا لکچر ہے جسمین اونہون نے اصول و مسایل اسلام کے عمدگی اور اُن مسایل کے پابند مسلمانون کے شایستگی ظاہر کی ہے اور عیسائیون کو ترغیب دلائی ہے کہ وہ عمدگی اصول اسلام کو تسلیم کرین او مسلمانون کی تکریم کرین اور اسکو اپنے مذہب کی عزت سمجہین -

پادری ایزک ٹیلر صاحب کا لکچر

۱۷ - اکتوبر کو والورہیمپٹن واقع ملک انگلستان کے چرچ کانگرس (یعنے مجلس مذاکرہ مقاصد کلیسا) مین جسکے دو ہزار پانسو چہیاسٹہہ ممبر تہے کئی ہزار باشندگان انگلستان کے روبرو پادری ایزک ٹیلر نے شیوع مذہب کے اعتبار سے دنیا کے ایک بہت بڑے حصے پر اسلام کو یہہ تقریر کی -

عیسائی مذہب سے زیادہ کامیابی حاصل ہوئی (سامعین کے کان کھڑے ہوئے)
عیسائی مذہب کے مقابلہ مین مذہب اسلام کو بت پرستون ہی نے زیادہ قبول نہین کیا
بلکہ بعض ممالک مین خاص عیسائی مذہب فی الواقع اٹھتا اور اوسکے بدلے مذہب اسلام
قایم ہوتا جاتا ہے۔ اور یہہ تو ایک مشہور بات ہے۔ کہ مسلم اقوام کے لئے قابو کرنی
کی جو تدبیرین کی گئین۔ اُن سب مین ناکامی حاصل ہوئی ہم بالعوض اسکے کہ فتح پاتے اور
کچھہ اور آگے بڑہتے شکست حاصل کرتے اور پیچھے ہٹتے جاتے ہین۔ مذہب اسلام مردقا
(مراکو) سے جاوا اور زنجبار سے چین تک تو پہیل چکا۔ اور اب افریقہ مین نشیب کے
پانی کی طرح پہیلتا جاتا ہے۔ دریائے کونگو اور دریائے زلیتری کے کنارہ کی تمام آبادی
مسلمان ہوتی جاتی ہے عجبد کا علاقہ جو ریگستان مین سب سے زیادہ قوی ملک ہے وہان کے
لوگ اب ہماری آنکھون کے سامنے مسلمان ہوگئے۔ ہندوستان مین مغربی تہذیب جو
ہندو مذہب کی جڑہ اُکھارتی جاتی ہے وہ صرف مذہب اسلام کے لئے راستہ صاف کررہی
ہے۔ ہندوستان کے ساڑہے پچیس کروڑ باشندون مین پانچ کروڑ آدمی ابہی سے
مسلمان ہوچکے ہین۔ اور افریقہ کی آبادی مین نصف سے زیادہ مسلمان ہین۔ یہان
مسلمانون کا ذکر کیا گیا ہے جنہون نے کسی مذہب کے اختیار کرنی کی حالت مین پہلے
پہل مذہب اسلام ہی کو قبول کیا۔ اون لوگون کا ذکر نہین جو دوسرے مذاہب کو چہوڑ کر
مسلمان ہوگئے۔ جو شخص مذہب اسلام قبول کرتا ہے وہ ہمیشہ کے لئے اسی مذہب کا
ہورہتا ہے۔ اور اُسکی گرفت بڑی مستحکم رہتی ہے۔ عیسائی مذہب کی گرفت ایسی مستحکم
نہین ہے۔ افریقہ کے لامذہب صحرائی باشندے جب ایک دفعہ مذہب اسلام قبول کرلیتے
ہین تو وہ پہر نہ اپنی بت پرستی پر عود کرتے ہین۔ اور نہ عیسائی ہوجاتے ہین۔ گو اعلے
درجہ کی اقوام کے لئے یہہ مذہب بالکل ناموزون ہے۔ لیکن صحرائی اقوام کو مہذب
بنانے اور اُنکو مذہبی عروج پر پہنچانے کے لئے یہہ مذہب انتہا درجہ تک مناسب اور موزون

* پادری صاحب نے یہہ بات اصول اسلام سے پوری واقفیت نہونیکے سبب لکہی ہے * ایڈیٹر

عیسائی مذہب کا نمبر حد سے زیادہ چڑھا اور بہت ہی بڑھا ہوا ہے۔ لیکن اسلام نے دنیا
کے مہذب بنانے مین عیسائی مذہب سے زیادہ کام کیا (تعزہ تحقیق) ہم اسکی تمثیل مین بعض عملی
نتائج جو انگلش افسرون اور سیاحون اور سوداگرون وغیرہ نے مذہب اسلام کی نسبت
اپنے عملی تجربہ سے پیدا کیے ہین اونکو پیش کرتے ہین۔ جسوقت افریقہ کے حبشی یعنے
صحرائی باشندے مسلمان ہوجاتے ہین تو اونکی بت پرستی اور ارواح خبیثہ کی پرستش
اور ہر طرح کے سست اعتقادیان اور آدم خوری اور انسان کی قربانی اور بچہ کشی
اور جادو اور طلسم کے اعتقادات یہہ سب عادتین فورًا چھوٹ جاتی ہین ویسی باشندی
کپڑا پہننے لگتے ہین اور میلے کچیلے رہنے کے بدلے صفائی اختیار کرتے اور اپنی ذاتی قدر
ومنزلت سمجھنے لگتے ہین۔ مہمان نوازی تو گویا اونکا ایک فرض مذہبی ہوجاتا ہے شراب خوری
قطعًا موقوف ہوجاتی ہے۔ قماربازی سے ممتنع کردیئے جاتے ہین۔ بیحیائی کے ساتھ ناچنے
کودنے اور علانیہ زن ومرد کے ہم صحبت ہونے کی عادتین چھوٹ جاتی ہین۔ عورات
کی عفت کا ایک وصف خاص کے طور پر خیال رکھتے ہین۔ کاہلی کے بدلے محنت ومشقت
کرنے لگتے ہین۔ مطلق العنانی کے بدلے قانون اور حکم حاکم کی پابندی کرنے لگتے ہین
اور کشت وخون اور ایذا رسانی حیوانات کو چھوڑ کر سنجیدگی اختیار کرنے لگتے ہین اور
بردہ فروشی سے ممتنع کرائے جاتے ہین۔ انسانی ہمدردی اور نیکی اور برادرانہ اخوت
اونمین پیدا ہوجاتی ہے۔ کثیر الازدواجی اور غلامی کا دستور مقید اور محدود ہوجاتا ہے
اور اونکی متعلقہ خرابیون کا تدارک ہوجاتا ہے۔ مذہب اسلام مین سب سے بڑھکر یہہ بات
ہے کہ یہہ جماعت دنیا بھر مین سب سے زیادہ محتاط اور پرہیزگار شراف ہے۔ اور یورپ
کی تجارت کو جسقدر ترقی ہوتی جاتی ہے۔ اوسیقدر لوگون مین شراب خوری
اور بُری اور ذلیل کامون کے وسایل بڑھتے جاتے ہین۔ مذہب اسلام کی تہذیب
ادنے درجہ کی نہین ہے۔ اسمین لکھنا پڑھنا پوشاک ولباس کی صفائی۔ جسم کی

طہارت - سچائی - اور پاس آبرو - یہہ تمام باتین پائی جاتی ہین - منہیات کی امتناع اور تہذیب کی اشاعت کے اعتبار سے مذہب اسلام کی ترقیان حیرت انگیز ہین یعنی لکھوکہا اور کروڑہا روپیہ یورپ ایشیا اور افریقہ مین تلف کرادین اور اسکے معاوضہ مین بہت کم ایسی باتین ہونگی جنکو ہم پیش کرسکین - تو عیسائیون کا شمار ہزارون مین کیا جاسکتا ہے اور مسلمین کا حساب لاکہون کے ذریعہ سے لگ سکیگا - یہہ بڑے مذہب و اقعات ہین جنکا جواب دنیا بہت مشکل ہے اور انسے تجاہل کرنا سخت جہالت ہے - پس ہمکو سب کے پہلے یہہ امر تسلیم کرلینا لازم ہے کہ اسلام مخالف مذہب عیسائی نہین ہے بلکہ اسلام نیم نصرانیت یعنے ایک ناقص* درجہ کا عیسائی مذہب ہے (نعرہ تحقیر) مذہب اسلام مذاہب حضرت ابراہیم و حضرت موسیٰ و حضرت عیسیٰ علی نبینا و علیہم السلام کے تین سوتون کا ایک دریا ہے - مذہب یہود اسسے خارج ہے - مذہب اسلام عام جہان مین پہیلا ہوا ہے - مذہب یہود کی طرح وہ کسی ایک فرقہ پر محدود نہین ہے بلکہ تمام عالم مین پہیلا ہوا ہے - اہل اسلام چار انبیاے عظام کو تسلیم کرتے ہین یعنی حضرت ابراہیم خلیل اللہ - حضرت موسیٰ کلیم اللہ - حضرت عیسیٰ روح اللہ - اور حضرت محمد رسول اللہ (حبیب اللہ) مذہب اسلام مین حضرت عیسیٰ کا مرتبہ سب سے افضل ہے اور گو تعلیمات محمدی اور تعلیم سینٹ پال مین فرق ہے - لیکن تعلیم محمدی عیسائی مذہب کے مخالف** نہین ہے مذہب اسلام مذاہب یہود و نصاریٰ کے بین بین ہے - مذہب یہود سے مذہب اسلام افضل ہے کیونکہ اسمین مذہب عیسیٰ کے معجزات اور مسیحائی کی تصدیق کی گئی ہے یہہ اصلاح یافتہ مذہب یہود جو افریقہ اور ایشیا مین اسقدر پہیل گیا تو اوسکی وجہ یہہ ہے کہ افریقہ اور شام کے علما نے عیسائی کی جگہہ علم مابعد الطبیعتہ کے مصنوعی مسایل قایم کئے - اونہون نے کوشش کی کہ تجرد کے بدلے تاہل کو رواج دین - اوس زمانہ مین تقدس حاصل کرنے کے لئے خلوت نشینی اور ترک دنیا کا رواج تہا - پیر و فقیر لوگ

* یہہ یادرہے کہ جسکا خیال ہے - اور حقیقت مین اسلام اصلی عیسائیت کی تکمیل ہے ** یعنی اصلی مذہب عیسائی کی کیونکہ موجودہ مذہب عیسائی تعلیم محمدی کے مخالف ہے

خانک نشینی کرتے تھے۔ عام باشندے در اصل مخلوق پرست تھے۔ پیشوائیوں اور فقیرون اور فرشتون کی پرستش کرتے تھے۔ اسلام نے اس طوفان بے تمیزی اور سست اعتقادی کو نیست و نابود کر دیا۔ زمانہ دخنک سے یہہ ایک سخت مقابلہ تھا اور تجرد کے بدلے تاہل کا قایم کرنا بہت بڑی قوت کا کام تھا۔ اسلام نے مذہب کا اصل اصول خدا کی وحدانیت اور عظمت قرار دی فقیری اور خانہ نشینی کو اٹھا کر اوس نے جوانمردی قایم کی۔ غلامون کو آیندہ ترقی کی امید دلائی انسان مین باہمی اخوت قایم کی۔ اور فطرت انسانی کی ضروریات کو تسلیم کیا عیسائی مذہب کے اعلی صفات یعنی کسر نفسی صفائی قلب عفو تقصیرات اور نفس کشی۔ پھر صفات مذہب اسلام کی نہین ہین۔ عیسائی مذہب کے باریک خیالات ایسے نہین ہین جو دیسی اقوام کی سمجھہ مین آسکین۔ مذہب اسلام مین جو ادنی درجہ کی صفتین پائی جاتی ہین اونکو ادنی درجہ کی اقوام سمجھہ سکتی ہین۔ مثلاً اعتدال۔ صفائی۔ عفت۔ انصاف۔ حلم۔ بہادری۔ احسان۔ مہمان نوازی۔ راستی وغیرہ۔ ان لوگون کو یہہ بہت اچھی طرح سے سکھایا جاسکتا ہے۔ کہ چار ضروری صفتون کی پابندی کرو اور سات کبیرہ گناہون سے پرہیز رکھو۔ عیسائیون مین انسان کی باہمی اخوت کا خیال حد سے زیادہ اعلے درجہ کا ہے لیکن صرف خیال ہی خیال ہے اور اسلام مین عملی طور پر اخوت کا برتاؤ ہوتا ہے کہ تمام مسلمان ہر صحبت مین یکسان سمجھے جاتے ہین۔ یہہ اسلام مین ایک ایسی چاشنی ہے جسکو دیکھکر منہ مین پانی چھوٹنے لگتا ہے جو شخص مسلمان ہوتا ہے وہ فوراً جماعت مین داخل کر لیا جاتا ہے۔ اور بندہ کروڑ بھائیون مین ایک بھائی اور لیجاتا ہے۔ عیسائیون مین جو شخص نیا داخل ہوتا ہے وہ سوشیل حیثیت مین برابر نہین سمجھا جاتا۔ لیکن مسلمان درحقیقت نومسلم کو بھائی سمجھتے ہین ہم لوگ گرجا گہرون مین تو جاکر بیشک ایک دوسرے کے بھائی بنجاتے ہین۔ لیکن روزمرہ کے طرز معاشرت مین اسکا برتاؤ کچھہ بھی نہین ہوتا (قہقہہ) قرآن مجید مین بیشک ایک بہشت کا وعدہ کیا گیا ہے لیکن مسلمانون کو باہمی اخوت سے دنیا ہی بہشت

✝ یورپ مین یہ ایسا ہوگا۔ ہندوستان مین تو دیسیون کا گرجا ہی علحدہ ہے۔ کیا مقدور ہے کہ یورپین گرجا مین ایسی عیسائی گھسنا پاوین۔ ایڈیٹر

ہو جاتی ہے۔ یہودی جو دنیا کی تمام اقوام سے زیادہ اعلےٰ مذہبی خیالات سمجھنے کی صلاحیت رکہتے تہے۔ وہ دو ہزار برس تک تعلیم پانے کے بعد اس قابل ہوئے کہ عیسائی مذہب کی اعلیٰ تعلیمات حاصل کر سکین۔ پس ایسی حالت مین کیا ہم امید کر سکتے ہین کہ حبشی اقوام جو بالکل ہی ادنیٰ درجہ کی حالت مین ہین اور مدتون سے وحشیانہ اور خونخوارانہ برتاؤ کرتے آئے ہین وہ یکبارگی عیسائی مذہب کے اعلےٰ درجہ کے اخلاق کو قبول کر سکین گے۔ جسکے لئے تاریخ عبرانی مین کے انبیا اور شجاعان وقت بہی قرار واقعی موزون نہ تہے۔ مذہب اسلام کی تعلیمات ایسی اعلےٰ اور باریک نہین ہین۔ یہ ایک ایسا فرقہ ہے جو اہل افریقہ کو اعلےٰ مذہب کی تعلیم کے لئے تیار کر سکتا ہے۔ کلیسائی انگلستان اہل افریقہ پر کوئی پایدار اثر پیدا نہ کر سکا۔ مذہب اسلام اپنی ہیبت اور رنگتی فوج اپنے ڈہول دمامہ (قہقہہ) اور کلیسائی روم اپنے کالے نشان کو لیکر حبشی اقوام کے نشیبستان مین اوتر سکتا ہے۔ لیکن کلیسائے انگلستان اپنے اکتالیس احکام کو لیکر افریقہ کے بلاد واقع خط استوا مین کئی پشت تک اپنا گرجا گہر قائم نہین کر سکتا۔ اہل افریقہ کو عیسائی بنانے مین عملی طور کی دو دقتین ہمیشہ ہاری ہین۔ ایک کثیر الازدواجی اور دوسری بردہ فروشی حضرت محمدؐ نے مثل حضرت موسیٰ عم کے ان دو نو باتون کی قطعی ممانعت نہین کی کیونکہ یہ امر بالکل ناممکن تہا بلکہ اس امر کی کوشش کی کہ جہانتک ممکن ہو اُن خرابیون کی اصلاح کیجائے۔ غلامی فرقہ اسلام کا جزو نہین ہے۔ حضرت محمدؐ نے مثل حضرت موسیٰؑ اور سینٹ پال کے ضروری حد تک اوسکو جایز رکہا۔ اہل اسلام نے اُسمین بہت کمی کردی۔ امریکہ کی وحشی اقوام مین جسقدر اسکا برتاؤ ہوتا ہے۔ اہل اسلام مین اُس سے کہین کم ہوتا ہے کثیر الازدواجی ایک اور بہی دقت طلب مسئلہ ہے۔ حضرت موسیٰ نے اُس کی ممانعت نہین کی۔ حضرت داؤد عم کے وقت مین اُسکا رواج رہا۔ انجیل مقدس مین گو صراحتاً اُسکی امتناع نہین ہے لیکن معناً یہی بات پائی جاتی ہے۔ حضرت محمدؐ نے

اختیار کثیر الازواجی کو محدود کر دیا اور مسلمانون کے مہذب ممالک یعنی ٹرکی واقع یورپ اور الجیریا اور مصر مین بطور قاعدہ کلیہ اسکی پابندی ہوتی ہے - زیادہ تعلیم یافتہ مسلمانون کی یہہ رائے ہے کہ اب وہ وقت قریب آگیا ہے کہ اسکے دستور کا تدارک کیا جائے یا موقوف کر دیا جائے - کیونکہ موجودہ زمانہ کی حالت کے اعتبار سے موزون نہین ہے - بشپ لاہور نے منجملہ اور اشخاص کے بڑی مردانگی کے ساتہہ اس امر کی مخالفت کی کہ کثیر الازواج اشخاص عیسائی مذہب مین قبول کئے جاوین - یہہ امر خلاف انصاف اور باعث ظلم ہے کہ کوئی شخص عیسائی مذہب کے قبول کرنے کے بعد کسی بی بی کو جسکے ساتہہ اُس نے شرع اسلامیہ کے موجب جایز طور پر شادی کی ہو چہوڑ دے - کیا یہہ بہی لڑکون کی سوتیلی مائین ہین جو بالکل ذلیل حالت سے چہوڑ دیجائین - جو شخص عیسائی مذہب کے قبول کرنے کی صلاحیت رکہتا ہو - وہ کبہی اس ظالمانہ فعل کو جو بالکل فطرت کے خلاف ہے قبول نہ کرے گا - کثیر الازواجی مین جہان ہر طرح کے مضار ہین وہان منافع بہی ہین - کثیر الازواجی نے دختر کشی کو موقوف کرا دیا - اور ہر ایک عورت کیلئے ایک قانونی محافظ پیدا کر دیا - مسلمان ملکون مین کثیر الازواجی کی وجہ سے کسب* بالکل نہین ہوتا ہے اور اس برائی سے عیسائی مذہب کے لئے اُس سے زیادہ باعث ننگ ہے جو اسلام کے لئے کثیر الازواجی قرار پا سکتی ہے - اسلامیہ ممالک مین محدود درجہ کی کثیر الازواجی کی خرابیان عورتون کے لئے باعث ندامت اور مردون کے لئے موجب نقصان اُسقدر ہرگز نہین ہے جسقدر عیسائی شہرون کی علانیہ اوباشی جو اہل اسلام مین نام کو بہی نہین ستم ڈہاتی ہے - اوباش انگلش مستحق اس امر کے نہین ہین کہ کثیر الازواج اہل اسلام کی عیب جوئی کر سکین (سنو سنو) اپنے بہائیون کی آنکہہ کا تنکا بتانے کی قبل ہمکو اپنی اندہی آنکھ دیکھ لینی چاہئے (یعنے خود را فضیحت و دیگر را نصیحت) ممالک اسلام کی یہہ چار خرابیان یعنے کثیر الازواجی - غلامی - بیشمار کنیزون کا حرم بنا کر رکہنا اور کثرت

* یعنے بدکاری +

طلاق - یہہ خرابیان صرف اہل اسلام سے مخصوص نہین ہین - اگر فی الحال نہین تو بہت لوگون کی یادداشت مین یہہ سب خرابیان نہایت ہی شدید حالتون سے ممالک متحدہ امریکہ مین پائی جاتی تہین - یہہ ملک برائے نام عیسائی اور انگلش قوم سے آباد ہے اگر عیسائی مشنین افریقہ مین کچھہ کارروائی کرنے والے ہین تو انکو لازم ہے کہ اپنے طریقے بدل دین واعظین خوب اہل آفریقہ کو کبھی عیسائی نہ کرسکین گے - اسکی بارہا آزمایش ہوئی اور ہر مرتبہ ناکامی ہوئی - اول تو وہان کی مہلک آب وہوا سے بہاری مشکل ہے - دوسرے سوشیل اختلافات انتہا درجہ تک بڑہا ہوا ہے - افریقہ کے صحرائی باشندے صرف اسی طریق سے عیسائی کئے جاسکتے ہین کہ ممالک متحدہ امریکہ کے صحرائی باشندے جو عیسائی ہوگئے ہین بتعداد کثیر یہان طلب کئے جائین - اہل اسلام کے بارہ مین ہم یہہ سوال کرتے ہین کہ قلعہ اسلام پر ہم باہر سے حملہ کیون کرین اندر ہی سے نہ کرین بالعوض اسکے کہ ہم حضرت محمد اور اہل اسلام کی مخالفت کرین - ہم اپنی کارروائی کو اس امر کا اظہار کرکے کیون نہ شروع کرین کہ عیسائی مذہب اور اسلام کے مابین کن کن باتون کی مطابقت ہے بجائے اسکے کہ مذہب اسلام اور عیسائی مذہب کے مابین کن کن باتون کا اختلاف ہے - پس ہم کہتے ہین کہ ہمکو یاد رکہنا چاہیے کہ بعض باتون مین مسلمانون کا اخلاق ہمارے اخلاق بڑہا ہوا ہے - خدا کی مرضی پر شاکر رہنا پرہیزگاری - خیرات - راستی - باہمی اخوت ان سب باتون مین اہل اسلام ایک ایسی نظیر قایم کرتے ہین جسکی اگر ہم تقلید کرین تو ہمارے لئے بہت بہتر ہو - اسلام نے شراب خوری - قمار بازی - اور زناکاری - ان تینون برائیون کو جنہون نے عیسائی ملکون کو بالکل ذلیل وخوار کر رکہا ہے بالکل موقوف کردیا - جن مشرقی یا جنوبی اقوام پر عیسائی مذہب گرفت حاصل کرسکا - اسلام ان سے بہت قریب قرابت رکہتا ہے - قبطیون اور اہل ابیسینیا مین بالکل سست اعتقادی پہیلی ہوئی ہے - اسکے بدلے اسلام کا قایم ہوجانا نہایت ہی افضل بات ہے - اہل اسلام کو بالخصوص

عیسائی سمجھ لینا چاہیئے - پس بجائے اوس مذہب کی بیخکنی کے بدلے ہمکو لازم ہے کہ* اوس مذہب کی تکمیل کریں اور کیا عجب ہے کہ ہم اسلام کو عیسائی کریں - پس اسی طور پر ہم دیکھتے ہیں کہ خدا کی تجویز کو درجہ انصرام پر پہنچانے کے لئے حضرت محمد صلعم حضرت عیسیٰ کے لئے راستہ نکالنے آئے تھے - (العروۃ الحسین) - ([illegible])

پادری صاحب کا خط بنام ایڈیٹر اخبار لنڈن ٹائمس

صاحب من

میں نے بالور ہمپٹن کے چرچ کانگرس میں جو اسپیچ دی تھی اوسپر لوگوں میں بڑا جوش و خروش پیدا ہوا ہے اور بڑی گرما گرمی سے مباحثے ہو رہے ہیں - تحریرات اور تقریرات کے ذریعے سے مجھپر اسی بات کا بہت دونڈا لاگیا ہے کہ جو امور میں نے اپنی تقریر میں بیان کئے گئے تھے اونکے قوی دلائل پیش ہوں - کیونکہ اس ملک کے لوگ سمجھتے ہیں کہ میرے بیانات سے عیسائیوں کو سخت وحشت ہوئی اور وہ سمجھتے ہیں کہ آئین عیسائی مذہب کی ذلت متصور ہے - چونکہ یہہ امر ناممکن ہے کہ میں ان لا تعداد مضامین اخبار اور مراسلات کا ایک چٹھی میں جواب دوں - اس لئے میں چاہتا ہوں کہ آپکے اخبار کے ذریعہ سے اس امر کا اظہار کروں کہ جو امور میں نے اپنے اسپیچ میں بیان کئے تھے وہ کس سند اور دلیل پر مبنی ہیں -

میرا پہلا بیان جسپر اعتراض کیا گیا ہے یہہ تھا کہ بحیثیت اشاعت مذہبی ایشیا اور افریقہ میں اسلام کو عیسائی مذہب کی نسبت زیادہ کامیابی حاصل ہوئی اور لوگوں نے مسلمانوں کو عیسائی بنانے کی جو کوششیں کیں انہیں ناکامی ہوئی -

میں پہلے ہندوستان سے ابتدا کرتا ہوں کیونکہ وہانکے آبادی کا حساب بہت صحیح معلوم ہو سکتا ہے - ہندوستان میں ۱۸۷۱ سے لیکر ۱۸۸۱ تک دس برس کے اندر ۲۰ لاکھ ۹۳ ہزار ۶۲ آدمی اہل اسلام کی آبادی کے متعلق زیادہ ہوگئے ان

* پادری صاحب کا یہ کہنا اصول اسلام [illegible] واقف ہو [illegible]

معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانون کی آبادی مین ۲۵ فیصدی کا اضافہ ہوا - لیکن اموات کی بہ نسبت ولادتون کی زیادتی اور اسی قسم کی بعض دوسری باتون کا لحاظ کرکے یہہ امر بہت اچھی طرح سے کہا جا سکتا ہے کہ ہندوستان مین ہرسال ۶ لاکہہ عیسائی اور دوسرے مذاہب کے لوگ مسلمان ہوتے ہین۔ مسلمانون مین تنخواہ دار تنخواہ دار شنین مقرر نہین اور نہ مشنریون کا کوئی خاص انتظام ہے - ایسی حالت مین ضرور ہے کہ یا تو اسقدر لوگ خاص خاص لوگون کی ذاتی کوششون سے مذہب اسلام قبول کرتے ہین - یا اس مذہب کی خوبیون کو دیکھکر انکو اسلام کی جانب کشش ہوتی ہے -

اسلام کی ترقی کی تو یہہ کیفیت ہے - اب اوسکے مقابلہ مین مذہب عیسائی کی کیفیت دیکھنا چاہئے - کہ باوصف اس تمام رعب اور سطوت کے جو عیسائی مذہب کے لوگون کی حکمرانی سے مقصود ہے - اور لاکھوں کہا روپیہ مشنریون کے ذریعہ سے غیر عیسائی آبادی کو عیسائی بنانے کے لئے صرف کیا جاتا ہے - جسقدر نئے آدمی مسلمان ہوتے ہین ان مین سے ونش کے مقابلہ مین ایک آدمی بہی مشکل سے عیسائی ہوتا ہے - اور یہہ بات بہی احاطہ مدراس کے ہمسایہ جنوبی حد پر اضلاع ٹراونکور اور ٹرونی مین پائی جاتی ہے - جہان قدیم زمانہ کی صحرائی اقوام کی آبادی ہے - اور جہان عیسائی مذہب نے ایک نہایت ہی قدیم زمانہ سے مضبوط جڑہ پکڑلی ہے - لیکن ساتھ اسکے یہہ بات بہی ہے کہ ہندوستان مین جن لوگون نے عیسائی مذہب اختیار کیا اونمین ایک چوتھائی کے قریب یوریشین - یا یوریشین نسل کے لوگ ہین اور احاطہ مین جہان عیسائی زیادہ ہین پانچ عیسائیون مین چار رومن کیتھلک ہین اور احاطہ بمبئی مین قریب قریب نصف عیسائی اس مذہب کے پائے جاتے ہین -

یہہ حیرت انگیز نتیجہ شاید اس وجہ سے پیدا ہوا کہ اسی ملک مین پہلے پرتگال کے عیسائی مقام گوا مین اکثر مقیم ہوئے اور زاویرا اور جسوٹ مشنریون کے ذریعہ سے اس مقام مین

* ذاتی کوشش کرنے والے کہان ہین؟ یہہ جو اثر ہے اصول اسلام کی خوبیون کا ہے -

عیسائیون کو زیادہ ترقی ہوئی - لیکن اگر شمالی ہند اور وسط ہند کی کیفیت دیکھی جائے جہان اسلام مضبوط جڑہ پکڑے ہوئے ہو اور جہان قریب قریب پانچ لاکہہ ہر سال آدمی مسلمان ہوتے ہین تو معلوم ہو کہ در اصل ان ممالک مین کوئی بہی عیسائی نہین ہوتا - ہندوستان مین اس وقت جو مشنری جماعتین قایم ہین - انکی کارگذاریون کی تفصیل مین بڑا طول عمل ہوگا - اسلئے ہم صرف چرچ مشن سوسائٹی کا ذکر کرتے ہین - جو سب سے زیادہ زبردست اور سب سے زیادہ کارگذار ہے - اس جماعت کی آخری رپورٹ کے موافق پارسال کل شمالی اور وسط ہند یعنی ممالک پنجاب و سندہ و بمبئی و بنگالہ و صوبجات ممالک مغربی و شمالی اور ملک متوسط مین جنکی مجموعی آبادی ۲۲ کروڑ ہے ۱۴۸ مشنریون اور دیسی ایجنٹون نے جو ۴۸ ہزار ۲ سو ۹۸ پونڈ ۱۹ شلنگ ۱ پنس (پانچ لاکہہ روپیہ) کی صرف سے اس سال مقرر ہے - سال بہر مین صرف ۲۹ آدمی عیسائی ہوئی - اور یہہ بہی اس صورت مین کہ جو نابالغ اشخاص عیسائی ہوئے - اگر وہ بعد سن بلوغ اس مذہب پر قایم رہین -

ہندوستان کے مسلمانون کی تعداد ساڑہے پانچ کروڑ ہے - اور ۲۹۷۰۰ آدمی جو سال گذشتہ مین عیسائی ہوئے انمین صرف (۱۰۰) آدمی مسلمان ظاہر کئے گئے ہین حالانکہ انمین سے بہی اکثرون کی نسبت شبہ ہے - مثلاً ایک شخص جو عیسائی کیا گیا تہا وہ رپورٹ کی تیاری کے وقت قید خانہ مین تہا دوسرا آدمی قیدی کی زوجہ ہے - تیسرا شخص ایک مسلمان عورت تہی جسنے کسی وجہ سے اپنے شوہر سے علیحدگی اختیار کرنا چاہی - اور وہ چاہتا تہا کہ یہہ عورت ہمارے ساتہہ رہے - ہندوستان کے قانون کے موجب عورت کو اپنا مذہب عیسائی قرار دینے سے طلاق مل گئی اور عورت کا سابق مین ہی ایک عیسائی کے ساتہہ عقد ہو گیا تہا - لیکن اگر انگلستان مین یہہ قاعدہ ہوتا تو جو عورتین اپنے شوہرون سے رضامند نہو تین انکو صرف غیر مذہب اختیار کر لینے سے طلاق ملجاتا

تو انگلستان کی عدالت طلاق مین کبھی اسقدر مقدمات دائر نہوتے - پس تعجب کی بات تو یہہ ہے کہ مسلمان عورتین ایسے امر کی ترغیب و تحریص پانے کی حالت مین بہی عیسائی کیون نہین ہو جاتین -

یہہ ممکن ہے کہ منجملہ ان ۲۰۲ نو عیسائیون کے جنکو چرچ مشن سوسائیٹی نے عیسائی کیا ہے سترہ سے زیادہ مسلمان ہون - لیکن رپورٹ مین صرف اسقدر تعداد بیان کی گئی ہے - اس لئے ہم ہندوستان کا ذکر چھوڑکر ان ممالک کا ذکر کرتے ہین جہان صرف مسلمانون ہی کی آبادی پائی جاتی ہے - منکرین مذہب اسلام کی آبادی نہین ہے مشنریون کی کارروائیون کے چار بڑے بہاری میدان یہہ ہین یعنے ایران ملک فلسطین ملک عرب اور ملک مصر ان ممالک مین ۱۰۹ مشنری اور دیسی ایجنٹ لاکہہ ڈیڑ لاکہہ روپیہ کے صرف سے مقرر ہین لیکن جو یا رسال صرف ایک آدمی بالغ عیسائی ہوا - اگر مین نے رپورٹ کا مطلب صحیح سمجہا ہے تو ایک آدمی بھی جو عیسائی ہوا ایک مسلمان لڑکی ہے جو یروشلم کے یتیم خانہ مین رہتی تہی اور اوسکے عیسائی کر لینے کی خاص وجہ یہہ ہے جو رپورٹ مذکورہ بالا مین اس عبارت سے بیان کی گئی ہے "اُس لڑکی پر بڑی آسانی سے اثر پڑا اور اوسکے واسطے ضرور ہے کہ آیندہ اس کی بخوبی نگہداشت کیجائے" - فلسطین مین جو لوگ عیسائی نہین ہوئے اوسکی وجہ اس امر سے بخوبی ظاہر ہو سکتی ہے کہ ہمنے جو "لوگ ابتک عیسائی نہین ہوئے اور منکر یا مسلمان نہین اینپر ہمارا کیا اثر پڑا ہے" اس مد مین ایک یونانی پادری مبیل جو ہمارے جلسون مین شریک ہوا تہا مین نہین کہہ سکتا کہ یونانی پادری مبیل کے جلسون مین کیون داخل ہوتے ہین - لیکن چونکہ اون کو منکر نہ مسلمان خیال کرتے ہین اسوجہ سے وہ اس انوکہی مد مین داخل کیے گئے +

چرچ مشن سوسائیٹی کے لوگ منکرون کو عیسائی بنانے کے لئے بہیجے گئے ہین

لیکن فلسطین ایران عرب اور مصر مین منکر یعنے کافر لوگ نہین ہین بلکہ مسلمان اور مشرقی عیسائی ہین۔ اور چونکہ اسکا کوئی نتیجہ نہ پیدا ہوا تو مین کہہ سکتا ہون کہ یہہ لاکھہ ڈیڑہ لاکھہ روپیہ ہر سال بیکار برباد کیا جاتا ہے۔ اگر اور کام مین لگایا جاتا تو زیادہ فائدہ ہوتا +

کل مصر اور عرب مین عیسائی مذہب قبول کرنیوالون ویسی باشندون کی تعداد ۱۹ بیان کی گئی ہے۔ لیکن اس امر کا اظہار نہین کیا گیا کہ ان ممالک مین جو چار دیسی واعظ مقرر مین ان کی اہل وعیال تو اسمین شامل نہین کر لئے گئے ہین۔

مشرقی ممالک مین دوسرے مقامات پر جو مشنین روانہ ہوئے ہین۔ انکے نتائج بھی ایسے نہین پیدا ہوئے ہین جن سے کچھہ حوصلہ بڑہے۔ مثلاً سیلون مین پار سال ۴۷۳ ایجنٹون نے جو ایک لاکھہ ۲۰ ہزار کے صرف سے مقرر مین ۲۰۷ آدمی عیسائی کئے وسط چین مین ۱۷ ایجنٹون نے ایک لاکھہ کے صرف سے ۶۶ آدمی عیسائی کئے جنوبی چین مین ۱۷۸ ایجنٹون نے اسی ہزار روپیہ صرف کر کے ۲۹۷ آدمی عیسائی کئے۔ جاپان اور برٹش علاقجات چین مین البتہ کسیقدر اچھے نتائج پیدا ہوئے اور ٹمول مین بیشک بہت اچھا نتیجہ ظہور مین آیا۔

اس چٹھی* مین تو صرف اسی بیان پر اکتفا کرتا ہون۔ دوسری آیندہ چٹھی مین بیان کرون گا کہ ملک افریقہ مین عیسائی مذہب اور اسلام کو ایک دوسرے کے مقابلہ مین کہانتک کامیابی حاصل ہوئی +

راقم
ایزک ٹیلر
(رفیق ہند)

ایشیاٹک کوارٹرلی ریویو لنڈن کا مضمون

عیسائیت اور اسلام

* وہ چٹھی ہمنے کسی اخبار مین نہین دیکھی خدا جانے وہ شایع ہوئی یا ہماری نظر سے نہین گذری +

اس امر کی وجہ معلوم کرنی چندان مشکل نہین ہے کہ پروٹسٹنٹ مشنریون کی کوشش اہل اسلام کی بہ نسبت کیون کم کامیاب ہوتی ہے۔ قطع نظر ہمارے مشنریون کے طرز وغلط اور اور امور اتفاقیہ کے یہ بات صاف نظر آتی ہے کہ اسکی وجہ زیادہ تر خود اصول مذہب ہین۔ گو اس بات کے کہنے کے لئے جرأت درکار ہے لیکن حقیقت یہہ ہے کہ ہم صرف اسوجہ سے ناکامیاب ہوتے ہین کہ ہم ایک ایسا روکھا پھیکا اور خشک مذہب پیش کرتے ہین کہ جو نہ تو کچھ خیالی لطف پیدا کر سکتا ہے۔ اور نہ عقل مین آسکتا ہے نیک باتین جو اس عالم مین ظہور مین آتے ہین وحشی قومین انکو ایک معمولی اور طبعی امور سمجھتی ہین مگر برائیون کو مثلاً فساد اور خرابی۔ کڑک اور بجلی۔ بیماری اور اور ہر قسم کی آفتون کو وہ ایک ایسی قوتون سے منسوب کرتی ہین جو مافوق الطبیعت ہین مثلاً ارواح خبیثہ اور شیاطین۔ چنانچہ سب سے پہلے پرستش کے جس طریق نے دنیا مین رواج پایا وہ ان ضرررسان قوتون کا خوش کرنا ہے اور زمانہ سلف سے اسکی یہہ صورت چلی آئی ہے کہ لوگ اپنی رضا ورغبت سے ایسے چڑھاوے انکی نذر کرتے ہین جو ان لوگون کے نزدیک نہایت مرغوب اور پسندیدہ ہین اور یہہ وہ اس امید سے کرتے ہین کہ وہ قوتین اس طرح پر خوش ہو جائینگی تو باقی چیزین اونہین کے پاس سے بنے دین گے اور اسی کا نام قربانی٭٭ ہے جو ایک ایسی رسم ہی جو بہت سے مذہبون مین جاری ہے اور جس سے آج کے دن تک بھی ہم پیچھا نہین چھوڑا سکے۔ لیکن اس مین کچھ شک نہین ہے کہ اون ضرررسان قوتون کے خوش کرنیکا یہہ طریقہ سب سے زیادہ متبذل قسم پرستش کی ہے مگر جب لوگ زیادہ مہذب ہو جاتے ہین تو یہہ خیال کرنے لگتے ہین کہ امور خیر کے وقوع اور ظہور کا باعث بھی کچھ اعلےٰ تر قوتین ہین۔ پس وہ عالی رتبہ اور نیک دیوتاؤن کی پرستش کرنے لگتے ہین اور برون سے ڈرتے رہنے کو بھی ترک نہین کرتے۔ ہمکو معلوم ہے کہ اکثر قومون نے انواع و اقسام کے دیوتاؤنکی پرستش

٭٭ اسلام مین جو قربانی کا حکم ہے وہ اس اصول پر مبنی نہین ہے بلکہ اس اصول پر ہے کہ مساکین کو بھی گوشت کہانا نصیب ہو

قایم کی تہی اور اوس کی نسبت طرح طرح کے مذہبی افسانے بنائے تہے جو نسل ہسپانی کی بہت سی شاخون مین مختلف صورتون مین مروج رہی ہے اور بہت ترقی پاگئی ہے اور ایسی نہین ہے کہ لوگ اوسکی جانب راغب نہون - لیکن جسقدر انسان عقل اور علم مین ترقی کرتا ہے اوسیقدر ان چیزون کی عجوبگی اوسکی نظر مین نہین جچتی چنانچہ جون جون لوگون کے خیالات ترقی پاتے گئے ڈون ڈون اہل روما اور اہل ہند وغیرہ قومون کا اعتقاد جو وہ اپنے دیوتاؤن کی نسبت رکہتے تہے چپ چاپ زوال پکڑتا گیا - کم ترقی یافتہ قومین اگر اپنے اولڈ فیشن کے اعتقادات کو خود ہی نہین چہوڑ دیتین تو بہہ تو اُن کے لئے سخت مشکل ہے کہ اپنے ان اعتقادات کو غیر مذہبون کے سرگرم واعظون کے حملون سے بچاسکین - نیا مذہب قایم کرنے کی بہ نسبت پرانے مذہبون مین رخنہ ڈالدینا بہت آسان ہے - رومن کیتہلک لوگون نے پرانے آرین دیوتاؤن کے مجموعہ کو بنا سنوار کر اور بدی کے دیوتاؤن کو نیکی کے دیوتاؤن سے بدلکر ایک نئے انداز پر مرتب کیا اور اوسپر ایسا گہرا رنگ چڑہا دیا جسکو ہم اصل عیسائیت کہہ سکتے ہین اور وہ راہبون اور پادریون اور پوپ وغیرہ کے ایک عجیب غریب سلسلہ کی مدد سے ایک ایسا مذہب پیش کرتے ہین جو ایسا نہین ہے کہ اون لوگون کو جو ترقی کی ایک متوسط حد سے آگے نہین بڑہے اپنی جانب مایل نہ کرسکے اور جو فی الحقیقۃ آسانی سے ایسے مذہب کو قبول کر لیتے ہین جو بہت کچھ اونہین کے عقیدون کی ایک اصلاح یافتہ صورت ہے اور اس مین کچھ شک نہین کہ عیسائیت بحیثیت پشت پناہ ہونے رومن کیتہلک طریقہ کے اسکو ہمارے مذہب سے مقابلہ کرنے کی ایک بڑی طاقت دیتی ہے - مگر برخلاف اسکے اسلام اُن لوگون کے لئے جو توہمات کے چہوڑنے پر آمادہ ہون ایک ایسا عقیدہ پیش کرتا ہے جو عقل کے نہایت موافق ہے - چنانچہ اس عالم کون و فساد کے ایک ہی طور کے قانون کے تابع ہونے سے مذہب اسلام وحدانیت ذات باری اور اوسکے

تنہا احکم الحاکمین ہونے کو ظاہر کرتا ہے اور اون سب قسم کی پرستشون کے معدوم
کر دینے سے جو انسانی مشتہیات وجذبات کی مناسبت سے ایک ایک دیوتا ٹھیرا لیا
گیا ہے اُسکے اپنی صفات ومنسوبات مین سب سے برتر ہونے کا اعتراف کیا گیا ہے اور
نہ صرف مورتون اور تصویرون کا ہی امتناع کیا گیا ہے۔ بلکہ گانے بجانے اور راہبون اور
پادریون کے سلسلہ کو بھی ملیا میٹ کر دیا گیا ہے اور بجز ایک سیدہی سادی معقول پرستش
کے جو ایک سیدہے سادے مکان کے اندر یا باہر عمل مین آسکتی ہے اور کچھ باقی نہین رکہا گیا ہے پاکیزگی
پاکبازی کا حکم دیا گیا ہے شراب کا امتناع ہے۔ تمام انسانون کے برابر ہونے کا وعظ
ایک پسندیدہ صورت مین کیا گیا ہے اور دنیا مین نیک عمل کرنے کے اجر کا وعدہ عالم آخرت
مین ایک قابل فہم بہشت کے ساتھ دیا گیا ہے۔ پس ایک ایسا مذہب ایسے لوگون سے جو
کوئی مذہب نہین رکہتے بہت جلد قبولیت حاصل کر لیتا ہے۔ مگر جب ہم پروٹسٹنٹ طریقہ
کی طرف متوجہ ہوتے ہین تو اوس مین کوئی ایسی بات نہین پاتے جو لوگون کے دلون
کو اپنی طرف کہینچے۔ ہمنے اپنے پرانے مذہب کی ایسی باتون کی جو بظاہر خوشنما معلوم
ہوتی تہین اصلاح تو کی لیکن ایسے درجہ تک نہین کی جو اوسکو اصل عیسائیت یا کسی
ایسی حد تک پہونچا دیتی جو عقل کے موافق ہو کیونکہ ہمارے مذہب کے موجودہ اصول
مبہم اور ناقابل فہم ہین بلکہ شاید اس مین بہ نسبت رومن کیتہلک طریقہ کے عیسائیت
بہی کم ہے کیونکہ جس قدر اُسمین اعمال حسنہ کے بجا لانے اور اپنے لئے عالم آخرت مین اپنی
ذاتی کوشش سے بہتری کا سامان مہیا کرنے پر زور دیا گیا ہے اس مین اُسقدر
نہین ہے بلکہ زیادہ تر مسیح کی قربانی اور کفارہ ہی کو ذریعہ نجات قرار دیا گیا ہے۔
اور اس امر پر یقین رکہنے کی تلقین کی گئی ہے کہ خواہ ہم نیک عمل کرین خواہ بہر حالت
مین گنہگار اور تقصیر وار ہین اور یہ کہ ہماری نجات صرف مسیح کے خون سے دہوئے
جانے پر منحصر ہے۔ مین خیال کرتا ہون کہ میرا یہہ کہنا کچھ خلاف حقیقت نہوگا کہ مسیح کے

خون سے نجات پانے کا مسئلہ تمام پروٹسٹنٹ فرقون کے مذہب کی اصل و بنیاد ہے ہے- اور یہہ کہ اسی مسئلہ پر تمام فرقے بطور اپنے اصول دین کے زور دیتے ہین لیکن ہمکو اب ذرا یہہ دیکھنا چاہئے کہ جب یہہ عقیدہ غیر مذہب والون کے سامنے پیش کیا جاتا ہے تو کیا نتیجہ پیدا کرتا ہے (یہہ نتیجہ پیدا کرتا ہے) کہ سب پہلے ہمارا مسئلہ تثلیث - وحدانیت الہی کے معقول مسئلہ کو بالکل مٹا دیتا ہے- اور تعجب یہہ ہے کہ خدا کی وحدانیت کے اقرار کے ساتھ ہم ایک بالکل نا قابل فہم مسئلہ تین مساوی خداؤن کا بہی قرار دیتے ہین جو حقیقت مین دیکہو تو آریا قوم کا وہی پرانا ترگنون کا مسئلہ ہے جو کسیطرح بہی اس لایق نہین ہے کہ ہمارے مذہب مین کہپ سکے- اس تثلیث کے تین خداؤن مین سے ایک خدا کی نسبت ہمتے قابل فہم طور پر کچہہ بہی قرار نہین دیا کہ اوسکا نام کیا ہے- پس ہم یہہ امید نہین کر سکتے کہ ایک اس قسم کا مسئلہ اپنے لئے اون لوگون کی قبولیت حاصل کر سکے جن سے ہم یہہ خواہش کرتے ہین کہ وہ اپنے بہت سے خداؤن کے وجود کے تو ہم کو چہوڑ کر ہمارا مذہب قبول کر لین اور ہم اسپر بہی بس نہین کرتے بلکہ اون لوگون سے یہہ بہی منوانا چاہتے ہین کہ وہ مسیح جسکا دنیا مین پیدا ہونا ایک صحیح تاریخی واقعہ ہے نہ صرف نبی اور خدا کا پیغمبر تہا بلکہ خود خداوند عالم تہا اور ہم زور دیتے ہین کہ جو لوگ ہمارے مذہب مین آئین ضرور ہے کہ وہ اس مسیح کی پرستش اوسکو خاص خداوند تعالی سمجہکر کرین جو ایک نہایت ہی حیرت انگیز مسئلہ ہے- کچہہ شک نہین ہے کہ آریا قوم کے لوگ ایسی عجیب وغریب باتون کے عادی ہین جیسے دوم درجہ کے خداؤن کا انسانون کی بہلائی کے لئے اوتار بنکر دنیا مین آنا- مگر جس حد کو ہم پہونچے ہین اوسکو وہ بہی نہین پہونچے پس ہمارے اس مسئلہ کے قبول کرنے کے لئے ایک بہت ہی بڑا ایمان درکار ہے-*

ہمارا اس سے بہی مشکل تر مسئلہ انسان کے کسی حالت مین بہی گناہ سے بچ سکنے

* یعنی ایسا مسیح جسکو عقل وفہم سے کوئی تعلق نہو*

اور قربانی کے ذریعہ سے اُسکے کفارہ کے ہونے کا ہے اور قبل اسکے کہ ہم اُسکی نسبت کچھہ کہین ہمکو یہہ یاد رکہنا ضرور ہے کہ قربانی کا خیال بالکل وہی پُرانی اور وحشیانہ بہیت پوجا ہی جسکا ذکر ہم پہلے کر چکے ہین اور جسکا مدعا اُن مافوق الطبیعت شریر قوتون کا خوش کرنا تہا جو دنیا مین آفتین اور مصیبتین پیدا کرتی ہین اور یہہ قطعًا ناممکن ہے کہ بہیت پوجا کے اس خیال کو اُس خداوند تعالی کی جو رحیم و رحمان ہے کسی قسم کی قابل فہم پرستش کے ساتہہ مطابق کیا جاے اور اِس بنا پر یہہ کل مسئلہ ایک بیحد درجہ کا مبہم اور ایسا ہی جو اپنی تردید آپ ہی کرتا ہے اور بحالیکہ بعض انسان ایسے ہین کہ جنکو کسی کفارہ کی ضرورت نہین مثلاً شیرخوار بچے اسلئے کہا جاسکتا ہے کہ یہہ ایک نہایت ہی عجیب افسانہ انسان کے ہر حالت مین محتاج کفارہ ہونیکا اور نہایت ہی دقیق مسئلہ پہلے انسان سے گناہ کے سرزد ہونے اور اُس کی وجہ سے کل نسل انسانی کے مستوجب سزا ہونے کا ایجاد کیا ہے۔ اگر ہم مسیح کی طرز زندگی کی بطور ایک حسن نمونہ کے تعریف و توصیف کرین تو بجا اور درست ہے مگر ہم تو بجاے اُسکی زندگی کے اسکی صلیبی موت کو اپنے مذہب کا اصل اصول ٹہیرائے ہوئے ہین۔ خاص لفظ "صلیبی" ہی گویا ہمارا اعتقاد نامہ ہی جو یہہ ظاہر کرتا ہے کہ ہمارے مذہب کا لب لباب صرف صلیب کو باعث نجات اعتقاد ظاہر کرتا ہے اور صرف قربانی اور مسیح کے خون کا بہنا اور اوسکی موت یہی ایک بات ہے کہ جس پر نہایت زور دیکر ہم لوگون سے یہہ منوانا چاہتے ہین کہ صرف یہی ایک ذریعہ نجات کا ہے۔ ہمکو مسیح سے محبت رکہنا اس وجہ سے واجب نہین ہے کہ اُسنے اپنی زندگی ہماری بہتری مین صرف کی بلکہ اِس لئے واجب ہے کہ ہمارے لئے اپنی جان قربان کر ڈالی۔

علاوہ ان اعتراضون کے جو ہر ایک ایسی تعلیم کی رو سے جو کسی قسم کی معقولیت کا دعوی کرتی ہو اس خونی قربانی کی نسبت جو ایک رحیم و رحمان خدا کے نئے عمل مین آئے

عاید ہوتے ہین خود اِس قربانی کے خیال مین اُسکی ایک ایسی تردید موجود ہے کہ جس کو رفع کرنا ناممکن ہے کیونکہ انسان کو زندگی بہت پیاری ہے اور خواہ اسکو کیسا ہی قوی اعتقاد معاد کی نسبت کیون نہو تو بہی بنی نوع انسان کے کسی بہلائی کے کام مین اپنی جان قربان کرڈالنا ہمیشہ ایک نہایت ہی قابل احترام اور دلیرون کا کام سمجہا گیا ہے اور بیشک ایسا ہی سمجہا جانے کے لایق ہے پس اگر مسیح فی الحقیقت خدا تہا اور وہ اُس بات کو جانتا تہا جو اُس نے ہمکو سکہائی ہے تو اوسکا اپنی جان دیدینا ہرگز قربانی نہین کہا جاسکتا بلکہ صرف یہہ کہا جاسکتا ہے کہ یہہ ایک تکلیف دہ کام کا انجام بخیر تہا اور ایک اُسی آسمانی حالت کیطرف بازگشت تہی جس سے اُسنے نزول کیا تہا +

الغرض پروٹسٹنٹ لوگون نے گو اپنے مذہب کے زیادہ دلچسپ توہمات کی اصلاح کی مگر اُن عجیب وغریب اور ناقابل فہم بلکہ ناقابل قبول مذہبی مسئلون کو باقی رکہہ لیا جو اخیر زمانہ کے یونانیون کے خراب شدہ باریک ذہنون کا ایجاد ہین۔ ہم چاہتے ہین کہ وہ لوگ جو ہمارے مذہب مین آئین اس عجیب وغریب مسئلہ کو نہ صرف عیسائیت کا ضمیمہ سمجہکر مانین بلکہ خاص اسیکو عیسائیت سمجہین اور ہم ان مسایل کو لوگون کے سامنے نہ ایسے سرگرم واعظون کی زبان کے ذریعہ سے پیش کرتے ہین جو اُن مسکینانہ نکوئیون پر عمل کرتے ہون جن کی کتاب مقدس تعلیم کرتی ہے اور غریبون اور مظلومون کو تسلی دیتے ہون بلکہ ایسے مشنریون کے وسیلہ سے پیش کرتے ہین جنکو ہرطرح کا ارام حاصل ہے اور عمدہ تنخواہین پاتے اور لوگون سے اِس امر کے خواہشمند ہوتے ہین کہ وہ ہمارے حال کی اوس سوسئیٹی مین داخل ہوین جس مین ذات کا امتیاز نہایت ہی ہے اور انسان کا اعزاز واقتدار صرف اوسکی دولتمندی پر منحصر ہے پس کیا یہہ کچہہ تعجب کی بات ہے کہ اِس قسم کی تعلیم سیدہے سادہے اور مفلس اور تعلیم یافتہ لوگون کو کم مرغوب ہو اور تعلیم یافتہ ہندو اوسکو بالکل قبول نکرے۔ رسوم و دستورات کے معاملہ مین بہی

ہم مسلمانون سے اب تک بہت پیچھے ہین - ہم لوگون مین ایک روز افزون میلان آرائیشی وزیبائیشی پرستش اور گانے بجانے اور رنگین کہڑکیون (گرجا کی کہڑکیان مراد مین) وغیرہ اور ایسی رسوم کی طرف ہے جو خداوند تعالی کے اُس اعلے درجہ کے تصور سے جس کا اظہار مسلمان اپنی سادہ طرز عبادت مین کرتے ہین موافقت نہین رکہتا - ہم انسان کی مرغوبات رشوت کے طور پر دیگر لوگون کو اپنے عبادت خانون مین بلانے کی کوشش کرتے ہین اور اوسمین فی الجملہ کامیابی بہی ہوتی ہے لیکن اگر ہم اسکو بتعمق نظر دیکہین تو یہہ طریقہ ایک معقول طور کی پرستش الہی کے کسیطرح موافق نہین ہے - حق یہہ ہے کہ اگر ہم اور لوگون کو عیسائی بنانا اور اُنکی اصلاح کرنا چاہتے ہین تو ہمکو پہلے خود اپنی اصلاح کرنی چاہئے اور یہہ اصلاح کا کام اُس حد سے بہت زیادہ بڑہکر کرنا چاہئے جہان کہ اس وقت ہوا تہا جسکو "ریفارمیشن" کے نام سے تعبیر کیا جاتا ہے - اوّل ہمکو اپنے بشپون - پادریون - مشنریون اور عام عیسائی لوگون کو عیسائیت سکہانی چاہئے پہر البتہ ہم کافرون کو عیسائی بنانے کی امید کر سکتے ہین - اسبات کے کہنے کی کچھ ضرورت نہین ہے کہ جن مسایل مذہبی کی نسبت ہمکو اعتراض ہے اون مین سے کسی ایک مسئلہ کو بہی سیدہا سادہا آدمی مسیح کی زندگی کے ان حالات سے جو اناجیل ثلاثہ مین مذکور ہین نہین سیکہہ سکتا کیونکہ ان مین اسکو یہہ بتایا جاتا ہے کہ "صرف ایک ہی خدا ہے جو رحیم اور رحمان ہے اور جسکا حکم دنیا کے لئے یہہ ہے کہ انسان محبت و بہی خواہی کے مسئلہ پر عمل کرے جو کل مسائل کا اصل اصول ہے اور یہہ کہ اپنی بری خواہشون کو روکے اور اپنے بنی نوع سے مہربانی سے پیش آئے" اور انسان کا مذہب حق یہی ہے - باوجود ان تمام خوبیون کے جو اسلام نے عیسائیت سے اخذ کر لی ہین ہمارا عیسائی مذہب اوس صورت مین کہ جس کی تلقین اُسکے شروع مین کی گئی تہی اب بہی اپنے عجز و فروتنی اور ملائمیت او بہی خواہی اور خیر اندیشی

مین اسلام سے بدرجہا بڑھا ہوا ہے اور خود مسیح ایک محبوب ترین نمونہ ان خوبیون کا ہے اور ان معنون کے لحاظ سے مسیح سے محبت کرنا بیشک ایک پسندیدہ اور ایسا خیال ہے جو انسان کے لئے موجب شرف ہے اور جبکہ ہم "مسیح کی محبت" کے مسئلہ پر بڑا زور دیتے مین تو اگر اُس محبت سے صرف یہی مراد ہوتی جو ہمنے بیان کی ہے تو بہت ہی خوب ہوتا مگر غضب تو یہہ ہے کہ اُس سے یہہ مراد سمجھی جاتی ہے کہ ہمکو اُس سے اِس لئے محبت رکھنی چاہئے کہ اُسنے ہماری خاطر اپنی جان قربان کر ڈالی ✣

مسیح کا سچا مذہب ایک ایسے زمانہ مین اُتارا گیا جو طرح طرح کے مذہبون اور فلسفون سے معمور تھا اور جو نہین اسکا مالک دنیا سے سدھارا ہر قسم کی لغویات اور مزخرفات سے اسکو منڈھ دیا گیا اور وہ لغویتین روز بروز یہانتک بڑھتی چلی گئین کہ اسکا بالکل ستیاناس ہو گیا۔ جب اتھاناسیس نے ایریس پر فتح پائی تو بہت سی باطل پرستیین اور توہمات سب اطراف و جوانب سے مذہب کے ساتھہ چمٹا دئے گئے یہانتک کہ عیسائیت ایک ایسا ذلیل توہم بنگئی کہ اگر اُس کو اُسکا بانی دیکھتا تو پہچان نہ سکتا۔ اسلام اصلاح یافتہ عیسائیت کی شکل مین اور اُسکی خرابیون کی نسبت اعتراض اور ایک زیادہ پاک مذہب کی صورت مین جو پُرانے پاک نمونون پر مبنی تھا اور جو قدیمی اصول حقہ کی طرف بازگشت تھی دنیا مین آیا۔ اگرچہ یہہ اُس عیسائیت کی طرف جیسیکہ وہ ابتدا مین تھی ایک کامل بازگشت نہ تھی کیونکہ اوس نے مسیح کی فروتنی صلح پسندی اور عجز و انکسار کو پورا پورا اختیار نہین کیا اور وہ شاید اِس وجہ سے ہماری ناقص فطرت کے لئے زیادہ تر باعث میل و رغبت ہوا لیکن جیسا کہ ہمنے پہلے ہی بیان کیا ہے اسلام مین بمقابلہ اُس زمانہ کے سخت توہمات کی پوری پوری معقولیت موجود تھی اسلئے اوسکو ایک بڑی کامیابی کا حاصل ہونا کچھہ تعجب کی بات نہین ہے اور جن لوگون نے اسکو قبول کیا اُنمین بہت سے پہلے ہی ایک قسم کی حد سے گذرے ہوئے پروٹسٹنٹ عیسائی تھے۔

✣ یہہ راقم مضمون کا خیال ہے جنکو اصول اسلام اور حضرت کے حالات زندگی پورے سے معلوم نہین ✣

مثلاً بعض ایشیائی فرقے اور سینیا کے رہنیوالے اہل یورپ اور گو اب ہم اس امر کا اعتراف کرین مگر ہے یون ہی کہ اسلام نے اس زمانہ کے تقریباً کل مہذب کریسچن دنیا اور کل عیسائی ایشیا و افریقہ کو نگل گیا اور اپنے مین جذب کر لیا اور وہ خراب شدہ مذہب جسکو غلطی سے عیسائیت کہا جاتا تہا یونانیون اور رومیون کے اُس گئے گذرے بقیہ کے علاوہ جو قسطنطنیہ اور روما مین موجود تہا صرف یورپ کے وحشیون یعنی قوم گاتیہ اور روسیون وغیرہ کے پاس رہگیا جو اپنی کم عقلی کی وجہ سے اس قابل تہے کہ متوہما نہ اعمال و افعال بجالائین اور اپنی قوم کے سرداروں کے کہنے سے ایک لخت غول کے غول عیسائی ہو جائین جب مسلمانون نے سلطنت متحدہ یونان و روم کے مہذب ملکون پر قبضہ کیا تو وہ اس سلطنت کی تہذیب و شائستگی اور علوم و فنون کے بہی وارث ہو گئے اور یہی وجہ تہی کہ اونہون نے دنیا کو نہ صرف ایک بہتر مذہب ہی عطا کیا بلکہ اُس کے ساتھہ قوانین اور علوم اور لٹریچر سے بہی اوسکو بہرہ ور کیا حالانکہ ہمارے بزرگ اوسوقت تک بالکل وحشی تہے اور اس طرح پر اسلام کے دنیا مین قایم ہونیکے بعد ایک ہزار برس سے زیادہ عرصہ تک ہر بات مسلمانون کی مسلسل ترقی کا باعث ہوئی اور وہ اب بہی دنیا کے کم تہذیب یافتہ حصون خصوصاً افریقہ مین ترقی کر رہے ہین۔ یہہ ٹہیک ٹہیک کہنا بہت مشکل ہے کہ اسلام کیا ہے کیونکہ وہ ہمارے مذہب کی طرح جو تمامہ اناجیل ثلاثہ مین منحصر ہے صاف اور واضح طور پر ایک مختصر دایرہ کے اندر محدود نہین اس لئے غیر مذاہب کے لوگ اسکا اندازہ صرف اوسکے نتیجون سے کر سکتی ہین چنانچہ اس کی عام حالت تو بیان ہو چکی ہے اور کچھہ شک نہین ہے کہ وہ لوگون کی طرز زندگی اور ان کے چال چلن کے ظاہرا شائستہ اور معزز بنانے مین بہت موثر معلوم ہوتا ہے اور ایک بہت بڑی خوبی اُسمین یہہ ہے کہ اوسمین نہ تو کچھہ مشکل مسئلے ہین اور نہ وہ شرع ہی

سے لوگون کو ایسے اعتقادات پہ مجبور کرتا ہے جو عقل اور ہر ایک انسان کی معمولی سمجھ
کے برخلاف ہون اور اسی وجہ سے مسلمانون مین اپنے مذہب سے پہر جانے کا میلان
بہت ہی کم ہے اور یہہ بات اظہر من الشمس ہے کہ مذہب اسلام کے پیرو اسکی نسبت اپنا
اعتقاد ظاہر کرنے مین کچہہ شرم نہین کرتے (یعنے اوس مین کوئی ایسی بات نہین ہے
جو انکے لئے موجب شرم ہو) بلکہ مرد اور سپر ویسا ہی علانیہ طور سے اعتقاد رکہتے ہین
جیسکہ ہماری عورتین عیسائیت کی نسبت پختہ اعتقاد رکہتے ہین - جو اخلاق اسلام نے
تعلیم کئے ہین وہ عمدہ ہین اور جو لوگ اسلام قبول کرتے ہین انکا اوس برتاو کی
بہ نسبت جو ہم عیسائی ہونے والون کے ساتہہ کرتے ہین بہت بڑہکر برادرانہ اور مساوی
طور پر خیر مقدم کیا جاتا ہے - کہا جاتا ہے کہ اسلام مین عیسائیت کی سی فروتنی اور عجز و انکسار
نہین ہے لیکن یہہ خیال کرنا ایک بہت ہی بڑی غلطی ہے کہ وہ لوگون کو مسلمان بنانے
والے مذہب کے اعتبار سے ایک جابر اور ایذا رسان مذہب ہے بلکہ برخلاف اسکے عیسائیون
کی بہ نسبت مسلمانون نے ہمیشہ بہت زیادہ تحمل اور بردباری سے کام لیا ہے کیونکہ
انہون نے نہ تو لوگون کو ستا ستا کر اُن سے اپنا مذہب قبلوایا ہے اور نہ اون لوگونکو
جو مذہب کے اعتبار سے اُن سے مختلف ہون زندہ آگ سے جلا دالا ہے ٭ اور باوجودیکہ
عیسائی سلطنتون نے اپنی کل رعایا کو انکا مذہب قبول کرنے پر مجبور کیا اور اسطرح پر
متحد مذہب والی قومین بنا لین مگر مسلمان ہمیشہ اپنی رعایا کو آزادانہ اپنے مذہب
پر قایم رہنے کی اجازت دیتے رہے بلکہ حال کے زمانہ مین بہی ترکون اور مغلون
نے کم ہمتی سے اپنے درمیان غیر مسلم آبادی کو قایم رکہا ہے ٭

عیسائیون کے مقابلہ مین مسلمانون کے بظاہر زیادہ شایستہ ہونیکا سبب غالبًا
شراب کی ممانعت ہے حالانکہ ہمارے عیسائی آبادیون کی کم درجہ کی قومون کے اسقدر
بڑے حصہ کی خرابی اور ذلت کا سبب شراب ہی ہے اور ہمارے ہان شراب کی صرف

٭ ایک عدالت مذہبی جسکا نام انکیوزیشن تہا اسکے حکم اور فتوی سے ۱۴۸۱ء سے جو چند عرصہ تک قایم رہی چونتیس ہزار [illegible] آدمی جلائے یا قتل کئے گئے تہے کہ وہ اس زمانہ کے موجودہ رومن کیتہلک مذہب کے پابند نہ تہے یا بت پرست یا یہودی یا مسلمان تہے - مترجم ٭

مخالفت کا ہونا ہی نہین بلکہ ہم اوسکو اپنی سکرمنیٹ (عشاے ربانی) مین استعمال کرکے ایک طرح سے متبرک بہی بناتے ہین اور شراب کو مسیح کا خون سمجہکر استعمال کرنا (جسکو ہم ایک غیر معمولی روحانی نکوئی قرار دیتے ہین) نہ صرف ایک بہت ذلیل قسم کا توہم ہے بلکہ استعمال شراب کے مسئلہ کی نسبت کچھ کہنے کی دقت کو بہت زیادہ بڑہا دیتا ہے- یہہ نہین کہا جاسکتا کہ مسلمان شراب نہین پیتے مگر وہ فی الحقیقت شاذ و نادر ہی اسکا استعمال کرتے ہین اور یہہ بہی نہین کہا جاسکتا کہ اونمین ایسے بدکار لوگ نہین ہین جو بہت سی برائیون مین مبتلا ہین خصوصًا وحشی خصائل نیم مسلم قومون مین لیکن حیثیت مجموعی کے لحاظ سے مہذب مسلمان ملکون کے لوگ بمقابلہ عیسائیون کی آبادی کے ظاہراً زیادہ تر معقولیت اور شائستگی اور عمدہ چال چلن رکہتے ہین- مسلمانون مین جو برائیان ہین وہ زیادہ تر ان زمانون کی برائیان ہین جنہین اسلام نے پختگی پکڑی اور ہماری جو خوبیان ہین وہ بہ نسبت ہمارے مذہب کے ہمارے زمانہ کی خوبیان ہین- اسلام کی نسبت جو عمومًا ایک بڑا خیال پہیلا ہوا ہے وہ غالبًا زیادہ تر اس خیال کی وجہ سے ہے کہ وہ تعدد ازدواج کا جواب دہ ہے مگر اسبات کو کہان تک بار بار کہا جائے کہ نہ تو تعداد ازدواج خصوصیت کے ساتہہ ایک اسلامی قاعدہ ہے اور نہ ایک جورو پر قناعت کرنا بالتخصیص ایک عیسائی قانون ہے بلکہ بلکہ یہہ دونون رسمین ان مذہبون سے بہت پرانی ہین- ازدواج کا معاملہ قدیم سے دو طریقون مین پر منحصر رہا ہے یعنے ایک تو معاہدہ کے طور پر جو ما بین شوہر اور زوجہ کے ہوتا ہے شادی کا ہونا دوسرا- صرف چند رسوم مذہبی کے ساتہہ شادی کا عمل مین آنا اور اوسکا ناقابل الافتراق سمجہا جانا- پس اگر کوئی شخص اپنی جورو کو کسی حالت مین بہی قطع تعلق کا مجاز نہو تو وہ دوسری عورت کو ساتہہ شادی کرنے پر عمومًا کم مائل ہوتا ہے اور مذکورہ بالا طریقون مین سے مذہبی رسوم کے ساتہہ ازدواج کا

عمل مین آنا ایک نہایت پرانا آریا قوم کے لوگون کا طریقہ ہے اور ہم نہین جانتے کہ
اس کی ابتدا کب سے ہے - یہہ طریقہ تمام قدیم آریا ملکون مین جاری تہا اور ہندؤن
مین تو موت بہی اسکو قطع نہین کرسکتی (یعنے بیوہ ازدواج ثانی کی مجاز نہین) اور معاہدہ
کے طور پر ازدواج کا ہونا جیسیکہ ہمکو معلوم ہے کل بنی سام یعنے یہودیون اور عربون
وغیرہ مین مروج تہا اور یہہ ظاہر ہے کہ جو امر کسی معاہدہ کے ساتھہ قرار پاتا ہے وہ کسی
دوسرے معاہدہ کے ساتھہ زائل بہی ہوسکتا ہے پس معاہدہ کے ساتھہ جو ازدواج
عمل مین آتا ہے اُسمین طلاق کے لئے بہت بڑی سہولیتین ہوتی ہین اور ہر ایک
شخص کو اختیار ہوتا ہے کہ اپنی پہلی جورون کو چہوڑ کر نئی بیویان کرے اور ایشیائی
ملکون مین مرد کو ایک ہی وقت مین معاہدہ کی شادی کے طور پر کئی بیویان کرنیکا
اختیار رہا ہے گو یہہ معاملہ شاذ و نادر وقوع مین آتا ہے - مہذب ممالک اسلامیہ مین
جو یہہ طریقہ جاری ہے کہ زوجہ مہر کی ایک معقول رقم کے ذریعہ سے حاصل ہوتی ہے
اور نیز یہہ کہ کتخدا عورتون کی جایداد شرعًا شوہر سے علیحدہ خود عورت کی ملکیت تصور
کیجاتی ہے اس نے مسلمانون کے لئے طلاق کی سہولتون کو بہت کچھ کم کردیا ہے
ہمکو معلوم ہے کہ اخیر زمانہ کے رومیون مین معاہدہ کے طور پر ازدواج کا طریقہ مذہبی
رسوم کے ساتھہ شادی کے طریقہ پر غالب تہا بلکہ ازدواج کا رومن لا (یعنے رومیون کا
مختص القوم قانون ازدواج) بہی ہوگیا تہا اور طلاق کے لئے اسقدر آسانی تہی کہ وہ عملًا
ایشیائی طریقہ تعدد ازدواج کے برابر ہی سا تہا محمدن لا (یعنے اسلامی قانون ازدواج)
بہت کچھ وہی "رومن لا" ہے اور چونکہ عربون کے قدیم اور اونکی بہ نسبت رومیون کے
کسیقدر قریب العہد قانون دونون بالاتفاق ازدواج کو صرف ایک معاہدہ قرار دیتے
تہے اس لئے یہہ کچھ تعجب کی بات نہین ہے کہ یہہ طریقہ ممالک اسلامیہ مین جاری ہوگیا
لیکن حقیقتًا مذہب سے اُسکو کچھ تعلق نہین ہے بلکہ فی الواقع "رومن لا" بہت سے عیسائی

ملکون مین بہی دخل پا گیا ہے چنانچہ زمانہ حال مین امریکہ اور اور ملکون مین طلاق کے معاملہ مین آسانی ہونے کے لئے زور دے رہے ہین جو قدیم مذہبی طور پر شادی کے طریقہ بالکل برخلاف ہے۔ ہم یہان اس بحث مین پڑنا نہین چاہتے کہ فی الحقیقت مسیح نے مذہبی طور پر شادی کے طریقہ کو واجب قرار دیا ہے یا نہین لیکن اس مین شک نہین کہ کیتہلک چرچ نے کسی وجہ سے ہمیشہ اس طریقہ کو اختیار کیا ہے۔ یہہ کہنا ایک اپنی اپنی رائے ہے کہ یہہ طریقہ اچہا ہے مگر جیسا کہ مین نے ابہی بیان کیا ہے زمانہ حال کے عیسائی ملکون مین اس طریقہ پر قایم رہنا مشکل ثابت ہوا ہے جہانتک کہ صرف ایک عورت سے شادی کا کرنا اور طلاق کی ممانعت ایک عمدہ بات کہی جا سکتی ہے بیشک اسکا فخر قدیم عیسائیون یعنے کیتہلک چرچ کو حاصل ہے لیکن یہہ طریقہ اچہا ہو یا برا مگر اتنی بات ضرور ہے کہ عیسائی چرچون کا از دواج کا منتخب عمدہ مشنریون کی ترقی کا مؤید نہین ہے کیونکہ معاہدہ کے طور پر بیاہ کا طریقہ بہت سی ایسی قومون کی عادات اور مذاق کے موافق ہے جو آرین نہین ہین اور وہ ایک ایسے مذہب کو جو اوس قسم کے طریقہ کو باقاعدہ بنا کر اوسکو قانونی لباس پہنا دے بہ نسبت ایک ایسی مذہب کے زیادہ پسند کرتے ہین جو اونکو ایک ہی جورو پر مقید رکہے اور نہایت سخت طور سے جکڑ دے۔

تہذیب و شایستگی اور حکومت اور اختیار کے لحاظ سے جو تفوق مسلمانون کو بہت سی صدیون تک حاصل رہا ہے وہ اب اون کے ہاتہ سے نکل گیا ہے اور وہ اب بالکل عیسائی قومون کا حصہ ہے اور ہندوستان اور ملکون کے نقشون سے ظاہر ہوتا ہے کہ مسلمانون کی تعداد مین اب اونکی ابتدائی زمانہ کی اسی سرعت کے ساتہہ ترقی رک گئی ہے مگر باوجود اس ہر قسم کی فوقیت کے جو پروٹسٹنٹ عیسائیون کو بلحاظ ایک قربان ردا قوم ہونے کے حاصل ہے وہ پہر بہی کچہہ نہین کر سکتے۔

ہندوؤن کا عظیم الشان گروہ ابتک اپنے پرانے دستورات پر قایم ہے اور اون مین سے جن لوگون نے تعلیم پاکر اپنے پرانے اعتقادات کو چھوڑ دیا ہے وہ مسلمانون اور عیسائیون دونون کے مذہب کی طرف ملتفت نہین ہوتے۔ پس عیسائیت اور اسلام کی ترقی کا اگر کچھ مقابلہ کیا جاسکتا ہے تو صرف انہین سیدہی سادہی قومون کے معاملہ مین ممکن ہے جو اپنے اعتقادات مین زیادہ استحکام نہین رکھتین اور اونمین اگر دیکھا جائے تو بے شبہ غلبہ مسلمانون ہی کو حاصل ہے۔ افریقہ کی قومون کی عادات وخیالات مین کوئی بات ایسی نہین ہے جو خصوصیت کے ساتھ اسلام کے مؤید ہو بلکہ اس کے برخلاف وہ پرجوش طبیعت کے لوگ ہین اور جب کوئی قوم ایک بار اس مسئلہ کو کامل طور پر مان لے تو مسیح مصلوب کی محبت اور کفارہ کے مسئلہ مین ایک خاص بات ہے جو اوسکے معتقدون کے دلمین ایک خاص طور کی تاثیر پیدا کرتی ہے چنانچہ اس قسم کی طبیعت والے عیسائیون مین امریکہ کے حبشی سب سے بڑہکر ہین وہ لوگ خانگی غلامی سے نکلکر مذہبی غلامی مین پڑنا اور رومن کیتھلک مذہب سے کسی قسم کا تعلق رکھنا نہین چاہتے۔ وہ مذہب مین بہت کچھ ظاہری ازادی کا اظہار کرتے ہین اور اپنے خانگی تعلقات مین ابتک بہی بہت بے قیدی ظاہر کرتے ہین۔ ہم یہہ نہین کہہ سکتے کہ اگر ان کو مسلمان بنایا جاتا تو اونکی کیا حالت ہوتی مگر عیسائی ہوکر تو جیسا کہ ہم دیکھتے ہین اپنے عقیدون مین وہ نہایت ہی پکے اور دلی یقین رکھنے والے ہین۔ یہہ بات تسلیم شدہ معلوم ہوتی ہے کہ افریقہ مین مسلمانون کو بہت زیادہ اور ہمکو بہت کم کامیابی حاصل ہے اور باوجودیکہ مسلمان واعظون کو کہین سے کسی قسم کی مدد نہین پہونچتی وہ افریقہ کے مشرقی اور وسطانی حصون مین لوگون کو غول کے غول مسلمان بناتے ہین اور ہم سے وہان کچھ بہی نہین بن پڑتا اور جنوبی افریقہ مین بہی باآنکہ وہان ہمکو حکومت حاصل

ہونے کی وجہ سے ہر طرح کی فوقیت حاصل ہے اور فراخ دلی کے ساتھ تشہیر یون کے ذریعہ سے بڑی بڑی کوششین کی جاتی ہین تاہم ہماری ترقی کی رفتار سست اور پشتب ہے۔ الغرض ہم اس مضمون کو جیسا کہ ہمنے شروع مین کہا ہے اس قول پر ختم کرتے ہین کہ عیسائی اسوقت تک کافرون کو عیسائی نہین بنا سکنے جبتک کہ خود اپنے کو عیسائی نہ بنائین۔ اگر ہم کسیطرح اس عیسائیت کی طرف رجوع کرسکین جو مسیح نے سکہائی تہی تو اسلام کو کامیابی کا کوئی موقع نہین ملنے کا* مگر جبتک ہم اپنے ان مخصوص مسایل والے مذہب کا جو کسی انسان کی سمجھ مین نہین آسکتے وعظ کرتے رہینگے اوسوقت تک میدان مسابقت مین ہمکو سبقت کی امید بالکل رکہنی نہین چاہیے (حنیفیہ گزٹ)

ڈاکٹر لائیٹنر صاحب کا لکچر جو مذہب اسلام پر ۱۲ نومبر ۱۸۸۴ء کو اتوار کے روز دوپہر کے پیچھے سوتھ پلیس چیپل فنسبری سکویر مین بزبان انگریزی انہونے دیا تہا۔ اور وہ رسالہ ڈپلومیٹک فلائی شیٹس مورخہ ۲۲ جنوری ۱۸۸۵ء مین شائع ہوا۔

(اس ترجمہ مین کہا ہا اسقدر تصرف ہوا ہے کہ لکچرار نی آنحضرت صلعم کا نام محمد لیا تہا ہمنے بجائے نام لفظ آنحضرت صلعم لکہدیا ہے)

لکچرار نے بیان کیا "میرے تجارب مذہب اسلام کی نسبت ۱۸۴۸ء مین شروع ہوئے۔ قسطنطنیہ مین ایک مسجد کے مکتب مین مینے عربی زبان پڑہی۔ جہان پہ مینے قرآن مجید کی بڑی بڑی سورتین حفظ کین مین نے مسلمانونکو کیا سنی اور کیا شیعہ اور کیا اہلحدیث

* اگر کسیطرح عیسائی اس عیسائیت کی طرف رجوع کرسکین جو حضرت مسیح نے سکہائی تہی جسکا ذکر اس آرٹیکل مین ہے۔ تو اسلام کو بجائے نقصان کے بڑی کامیابی ہوگی کیونکہ وہ عیسائیت بالکل اسلام کے مطابق ہوگی کما قال اللہ تعالی یا اہل الکتاب تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا وبینکم ان لا نعبد الا اللہ یہہ خیال کرنا کہ اصلی عیسائیت اور اسلام باہم مختلف ہین محض غلطی ہے۔ ایڈیٹر

ہندوستان بھر دیگر مقامات مین دیکھا - اور کوشش کی کہ انکی مقدس علم ادبیا کو حاصل کرون - عربی جانے بغیر ناممکن ہے کہ کوئی شخص مسلمانون کے دلون مین اپنی عزت کا سکہ جما دے لیکن علم عربی سے بہتر کچھ اور چیز ہے اور وہ مواسات ہی بڑے بڑے فاضلون اور عالمون کی نظیرین موجود ہین جو عدم مواسات کے باعث اس مذہب پر اپنی اپنی رائے قایم کرنے مین بہٹک گئے - مجھے امید ہے کہ مین اس مواساۃ یعنے بنی نوع کی ہمدردی کو جو مختلف مذاہب کے اندر ہونی چاہئے ترقی اور تقویت دونگا ہربرٹ سپنسر کا مقولہ ہے کہ جسقدر ہم صداقت کو زیادہ محبوب جانینگے اور ظفر کو کم اوسیقدر ہم اس بات کے جاننے کے زیادہ شایق ہونگے کہ ہمارے مخالفین کے جو خیالات ہین اونکا سبب کیا ہے" اس مقولہ سے بڑھکر یہ مضمون تبتی لامہ کی پیدائے ہے کہ کہنا تو بجائے خود اس بات کا خیال بھی نکرنا چاہئے* کہ ہمارا اپنا مذہب اور لوگون کے مذاہب سے بہتر اور افضل ہے -

یہہ مذہب محمدؐ کا اختراع نہین ہے

مذہب محمدی کوئی ایسا مذہب نہین ہے جسے آنحضرت صلعم نے اپنے دل سے گھڑلیا ہو کیونکہ آنحضرت صلعم کا مقولہ تہا کہ مین اپنے سے پہلے انبیاؑ کے دین کی تبلیغ کرتا ہون - احکام الہی کے موافق عمل کرنا - اوس طمانیت اور سکون کو جو تمام دانائی سے فایق اور سابق ہو حاصل کرنیکی غرض سے اپنی روزمرہ کی زیست مین اللہ کو حاضر اور اپنے ساتہہ جاننا - رضا الہی کے لئے سر تسلیم جھکانا - یہی مذہب محمدی - یا اگر نہایت ہی درست اور صحیح لفظ بولین تو اسلام ہے - ایک امر مین تو یہہ دین یہودیت اور عیسائیت دونو کے موافق ہے اور ایک امر مین ناموافق - احکام الہی کے

* یہہ کہنا اس معنے کر صحیح ہے کہ کوئی شخص اپنے ذاتی عمل و اعتقاد کو بہتر نہ سمجھے نہ اس معنے کر کہ اپنے مذہب کے اصول و ہدایات کو بہتر نہ جانے - یہی معنی قایل کے مراد ہین تو اہل اسلام کو اس سے اتفاق نہین +

موافق عمل کرنا تو وہی ہے جسکی تعلیم پہلے مذاہب کے نبیون نے کی اور اس باب مین وہ سب کے سب محمدی تھے۔ لیکن وہ طریقہ جسکی بنیاد آنحضرت صلعم نے ڈالی کچھہ تو مذاہب اولی کے عمدہ عمدہ باتون کا انتخاب ہے۔ اور کچھہ بلا واسطہ منبع جبرئیل کی طرف سے وحی ہے اگر ہم وحی کو تسلیم کرین۔ یہودی مذہب جو آنحضرت صلعم کو معلوم ہوا وہ خصوصًا روایتی زبانی طریق تھا جو یونانی اور بدھ مذہب کے طریقون سے الگ تھا۔ آنحضرت صلعم نے یہہ سمجھا کہ یہہ یہود مجھے اپنا مسیحا مان لین گے۔ لیکن یہودیون کے اس اعتقاد نے کہ ہم ہی برگزیدہ و پسندیدہ خدا ہین گے اون کو اسلام قبول کرنے سے روک لیا۔ آنحضرت صلعم کا یہہ عندیہ نہین تھا کہ اپنے مذہب کے فواید کو اپنے ہی لوگون مین محدود رکھین بلکہ یہہ تھا کہ تمام جہان مین اون فواید کو پھیلائین۔ جس دین کی آپ نے تعلیم کی وہ دین یہودیت تو تھا مگر انہین اپنے یہہ زیادتی کی تھی کہ غیر قومون کو بھی اوس دین مین شامل کر لیا تھا۔ نیز وہ دین عیسائیت تھا۔ لیکن فرق یہہ تھا کہ تعلیمات پولوس اوسمین سے نکال دیگئی تھین ۞

عملی مذہب

جس بات کی ہم منادی کرتے ہین وہ مسلمان عملی طور پر کر رہے ہین۔ مثلاً اگر اوس وعظ کا عمل جو مسیح علیہ السلام نے پہاڑی پر کیا تھا دیکھا جاوے تو وہ ایک معمولی عیسائی کی نسبت ایک مسلمان مین زیادہ نظر آتا ہے۔ جمہور مسلمان سنی فرقہ کے ہین جنکا رہنما ایک ایسے ہوسکتا ہے جو رضا عام سے منتخب کیا ہوا ہو۔ بعض وقت اونکے واعظین اور پیشی اختیار کر لیتے ہین لیکن بعض لوگ ایسے بھی ہین کہ بطور پیشہ خدام دین بنجاتے ہین۔ انمین اسبات کا وجود بھی نہین کہ پوپ بھی کوئی چیز ہوا کرتا ہے۔ ایک عام مسلمان بخوشی کہدیتا ہے کہ ہر شخص مولی پر توکل کر کے مین خود اوس دین کا وکیل ہون جسکے وکیل آنحضرت صلعم تھے۔

شیعی لوگ رسول خدا صلعم کے گدی نشینون کی نسبت موروثی اصل بیان کرتے اور انہین معصوم سمجھتے ہین - آنحضرت صلعم نے خود کوئی ایسا دعوے نہین کیا کیونکہ ایک دفعہ آپ کو وحی سے عتاب ہوا تھا اسلئے کہ آپنے ایک فقیر سے روگردانی کرکے ایک نامی گرامی آدمی کی طرف توجہ کرلی تھی اور آپ نے اوس وحی کو لوگون مین شائع کیا (. حرّہ تحسین مرحبا !) ڈاکٹر لائیٹنر نے پھر نامی گرامی شیخ الاسلام روم کے اوس خط کو جو اوس نے ایک نو مسلم شو مین کی طرف لکھا تھا اور جو رسالہ ڈپلومیٹک فلائی شیٹس مورخہ ۱۶ - اکتوبر ۱۸۸۸ء مین شائع ہوچکا ہے پڑھا اور اوسکی نہایت ہی التعریف کرکے کہا کہ یہہ ایسی حقایق کا خزینہ ہے جو بہت ہی کم مشہور بلکہ نامعلوم ہین اس خط سے مین بالکل متفق الرائے ہون مگر اس فقرہ سے کہ "جبدن سے تمنے اسلام قبول کیا اوسیدن سے تمہارے گناہ محسوب ہین" مگر اس فقرہ کے لفظی یا ظاہری معنی نہین سمجھے جا سکتے کیونکہ مذہب اسلام کے روسے سب کے گناہ محسوب ہوتے ہین - یہہ ایک مسلم مقولہ ہے کہ ایک عالم کا عذر یا اعتراض ہزار جاہل کی تسلیم و رضا سے بہتر ہے - مین اپنے آپکو عالم ظاہر نہین کرتا مگر جو آزادی ہر مسلمان کو کسی کی رائے سے خلاف کرنے کی حاصل ہے اوس آزادی کی نظر سے مین اعتراض کرتا ہون کہ یہہ فقرہ بظاہر معنی صحیح نہین اور اوس قول خداوندی کی گناہ سے بچو اور اپنے تئین راستی کی طرف لگاؤ - مخالف ہے شاید اسمین مترجم خط سے غلطی ہوگئی ہے

محمدی طریقے - یا شعار

اونکی دینی کتابون مین طہارت کی ہدایات لکھی ہین اور وہ اسطرح بیان کرتے ہین "طہارت ایمان سے دوسرے درجہ پر ہے" پہلے ہی مسلمان سے جو تمہین ملجاوے تم محمدی طریقے سیکھ سکتے ہو - یہہ ایک ایسی بات ہے کہ ہر ایک عیسائی کی نسبت نہین کہی جا سکتی اونکی زکوۃ جو صرف مالی عبادت ہے یہہ ہے کہ غریبون کے واسطے - غلامون کی آزادی کے لئے اور کئی ایک اور ایسے ہی امور کے لئے

اپنے تمام مال کے ۱/۴۰ (چالیسوین) حصہ سے کم نہ دینا انکو صرف وہی مال دینا ہوگا اذن ہے جو اونکے ملک مین بوجہ حلال آیا ہو۔ اسکا کچھ اجر نہین ملتے کا کہ حرام کما کر زکوۃ وغیرہ دیجاوے۔ (دل ڈھا کر جو کعبہ بنایا تو کیا ہوا) (نعرہ تحسین) حج مکہ رشتہ اتحاد کے لئے بڑا ضروری ہے اور نیز اسلئے کہ تمام حجاج کی اوس پاک زبان یعنے عربی کے ذریعہ سے عموماً تہذیب کی اشاعت کے لئے تحریک ہو اور اوس زبان کی ویسی قدر و منزلت ہے جیسی کہ لاطینی زبان کی اوسوقت تہی جبکہ تمام یورپ مین علما کی یہہ زبان تہی روزہ بیشک زہد ہے فرائض اگرچہ طہارت کے بجالانیسے وہ تمام ضروریات ہی پوری ہو جاتی ہین جو حفظان صحت کے لئے ضروری ہین۔ یہہ فرائض حقیقت مین مومنون کو کوئی ایسی تکلیف کے لئے مقرر نہین کئے گئے جو اونکی طاقت سے باہر ہو۔

(امین) غنی آدمی ایسا سمجہا جاتا ہے کہ گویا وہ غریبون کا بالطبع محافظ اور نگہبان ہے۔ اور مسکین لوگ امیرون کے دسترخوان پر بیٹھکر کہاتے ہین۔ روٹی کا لقمہ حاجتمند کو دیا جاتا ہے۔ اور سخاے اہل اسلام بلا واسطہ ہوتی ہے۔ یورکہاوس ہم جیسی بیچ در بیچ ذریعہ سے نہین ہوتی۔ اگر اس قسم کے طریقے اور جگہون مرعی رکہے جاتے تو کوئی فرقہ مثل نہلسٹ و سوشلسٹ پیدا نہوتا۔ ہر ایک مشرقی مذہبی پہلو سے اگر دیکہا جاوے تو یہہ دینے والے کا فرض ہوتا ہے کہ لینے والے کا ممنون بنے کیونکہ اوسکے وجہ سے دینے والا فیاضی کو عمل مین لاسکتا ہے۔ (نعرہ تحسین) نوکرون کا وہی کہانا جو اونکے آقاؤن کا ہوتا ہے مسجد کے اندر نمازیون کے درمیان کامل مساوات ہوتی ہے۔ وہان عیسائی گرجون کی طرح حفظ مراتب مقامات کا نام و نشان تک نہین پایا جاتا۔

نکاح

عقد نکاح مین دو گواہون کی شہادت کی ضرورت ہوتی ہے۔ خاوند اپنی بیوی

* [illegible] غریبون کے انتظام کا قانون ہے

سے حسن معاشرت کرے لیکن دوسرے* ملک مین اپنے ساتھہ لیجانے لئے اوسے مجبور نہین کرسکتا۔ مگر اِس دوسری حالتین اوسپر فرض ہے کہ اوسکا نان ونفقہ بہم پہونچاتا رہے۔ جب میان بی بی مین کوئی جھگڑا پڑے تو اوسوقت حکم† ثالث منتخب کئے جاسکتے ہین اور اگر میان بیوی مین بجز صورت عناد اور کسی طرح پر موافقت نہ ہوسکے تو اوسوقت طلاق دیجاتی ہے۔ طلاق آسانی سے نہین ہوسکتی جیسا کہ بعض نے سمجھہ رکہا ہے۔ نکاح کے وقت کسیقدر مہر معین کیا جاتا ہے جو بوقت طلاق بیوی کو دیا جاتا ہے۔ نکاح کی نسبت عیسائیون اور ہندوٗن کا خیال کہ یہہ روحانی ہوتا ہے مسلمانون کے خیال نکاح سے علمًا تو علیحدہ ہو لیکن عملًا مسلمانون کی زیست خانہ داری مین علے العموم کمال درجہ کی محبت۔ پاکیزگی اور امن ہے نکاح کو عقد سمجھا جاے خواہ روحانیت۔ اتحاد وہی ہے جو بہتسے حالتون مین پیدا ہوتا ہے اور یہی اتحاد عمدہ ترین ہے۔ سنہ ۱۸۸۴ء ہ سے لیکر اوسوقت جسے ابہی بہت تہوڑا عرصہ ہوا ہے مینے مسلمانون کے ساتھہ رہکر اونکی نسبت یوروپ والون مین بدرجہا بکثرت مقدمات طلاق سنے ہین بہت سے مسلمانون کی زندگی ہمین نمونہ دیتی ہے (جسکی اقتدا ہمین کرنی چاہیے) بہت سے مسلمان صرف ایک بیوی رکہتے ہین اور ہماری طرح اوسے وہ کافی سمجہتے ہین۔ آنحضرت صلعم ایسے لوگون کے درمیان آئے جہان کثیر الازدواجی کی کوئی حد نہین تہی اور جہان لڑکیان اکثر جان سے ماری جاتی تہین۔ آپ نے اوس (رسم بد) کے موقوف کرنیکی کوشش کی۔ آپنے ہدایت کی کہ ایک سے زیادہ بیویان کرو پر اِس شرط پر کہ ان سب بیوین سے مساوی‡ عدل اور مساوی محبت کے ساتھہ برتاؤ کرو۔ اِس طرح آپنے اوس حالت کی جسمین آپ زندگی بسر کرتے ہین بڑی اصلاح کی ✤

* دیکہو اشاعۃ السنہ نمبر (۸) جلد (۱۰) ‡ دیکہو اشاعۃ السنہ نمبر (۵) جلد (۱۰)

کیا آپ عیاش تھے

قریباً تمام یوروپین مصنفین نے عنوان بالا کا ذکر کیا ہے اور مین - (لیکچرار) اس کا امتحان کرتا ہون حقیقت یہہ ہے کہ آنحضرت صلعم نے باوجودیکہ بہت سے ترغیبات* ورغابت موجود تھین اپنے درجہ کی عصمت کو ملحوظ ومرعی رکھا اور یہہ آپ کے لئے بڑے فخر کی بات ہے - مشرکین عرب کے درمیان رہکر آپ نے ۲۵ برس کی عمر تک (جو یورپ سے شباب کا زمانہ ہوتا ہے اور جسمین بیحد ترغیبات نفسانی اور رغابت شہوانی چاروں طرف سے گھیرے رہتی ہین) ایک چالیس سال کی عورت سے (جو یورپ مین ۵۰ سالہ عورت کے برابر ہوتی ہے) شادی کی - آپ نے اس عورت سے شادی اسلئے کی کہ وہ نہایت ہی ایکی محسن تھی اور یہہ پہلی عورت تھی جو آپ پر ایمان لائی - اس نکاح کے تمام عرصہ مین جو ۲۰ سال ہے آپ نے کوئی دوسری بیوی نہین کی - جب آپ کی عمر پچپن سال ہوئی تو آپ نے بیوی پر بیوی کی - ایسے شخص کی نسبت جو اتنی بڑی عمر (۵۰ سال) تک خود ضبطی دکھا چکا ہو اوسکے بہت سے نکاحون کے لئے ضرور کوئی نہ کوئی ایسے سبب† ہونے چاہیئین جو اون اسباب کے مغائر ہون جو آپ کی نسبت بیان کئے جاتے ہین - جن عورتون سے آپ نے

* رسم ورواج ملک وقوم - شرف خاندان - شباب - بعد فتح مالکہ زر و دولت وغیرہ وغیرہ +

† ان اسباب کے تفصیل اشاعۃ السنہ نمبر (۹) جلد (۱۰) مین موجود ہے جسکا اجمال غریب بیوہ بے پدری کی مدد رسانی اصدقا داماد امداد وغیرہ وغیرہ +

شادی کی اور جو اکثر آپکے آزار رسیدہ اور مصیبت زدہ متبعین کی بیوگان تھیں وہ ہلاک ہو جاتین۔ اگر پیغمبر صاحب انہیں اپنے کفایت شعار گھرانے مین داخل نکر لیتے لکچرار نے اس خیال کی کہ پیغمبر خدا صلعم کا ان نکاحون سے شہوت رانی کا منشا تھا نہایت ہی تردید کی اور کہا کہ اگر عیسائی سچی مواسات اور خیر خواہی مین ترقی کرتے تو اور مذاہب کی نسبت اونکی کچھ اور ہی رای ہوتی اور نیز انہون نے اسبات کی کوشش کی ہوتی کہ اون مذاہب کو اونکے اصلی ماخذون سے سیکھتے۔

محمدیؐ سوسائیٹی اور کمالات

مجرد رہنا مسلمانون مین شاذ ہے۔ زناکاری کے لئے مرد اور عورت دونوکو برابر سزا ملتی ہے۔ مجرم زنا کو علے الاعلان سُو دُرّے لگائے جاتے ہین۔ اُن شہرون یا گاؤن مین جہان نرے مسلمان ہوتے ہین کوئی شراب خانہ نہین ہوتا اور نہ ہی کوئی قمارخانہ یا بدمعاش خانہ ہوتا ہے۔ اور نہ اون کا یہہ خیال ہوتا ہے کہ کنچنیون کے پیشہ کو جائز رکہین۔ مختصر یون ہے کہ بعض ایسی جسمانی اور اخلاقی برائیان ہین کہ جنکا مسلمانون کو علم ہی نہین۔ مین نے مدرسہ یا کالج مین نوجوان مسلمانون کو دیکہا ہے اونکی گفتگو بہت سے انگریز نوجوان کی گفتگو سے بدرجہا پاکیزہ ہے دیسی منکوحہ عورت انگریزی منکوحہ عورت کی نسبت بہتر حالت مین ہوتی ہے پہر کیون یہہ عورتین (عیسائی مسین لیڈیان) مسلمان عورتون کو عیسائی بنانے کی کوشش کرتی مین؟ آزادی۔ عدل اور مساوات جنہین تربیت ملی ہوئی ہو۔ یہہ ایسی باتین ہین کہ جنکی اونکے ہان بڑی قدر ہوتی ہے۔ قرآن (مجید) کے ترجمہ کرنے مین بڑی وسعت ہے جو تمام ممالک اور تمام زمانون کو مناسب ہے۔ اسکے ترجمہ کے لئے ایک قانون مقرر کیا گیا تہا کہ جملہ شرطیہ کو دوسرے جملہ پر

جو غیر شرطیه ہو ترجیح دیجاوے - آنحضرت صلعم نے سوجانکو بہی پرستش کرنیوالون
مین شامل کیا ہے کیونکہ فرمایا ہے وہ لوگ جو اللہ اور پچھلے دن پر ایمان رکھتے
ہین انکو نہ کوئی ڈر ہے اور نہ وہ غم کہائینگے - نیز اونکے مذہبی جنگون یعنے
جہاد کا منشا جیسے لوگون نے بہت ہی الٹا سمجہا ہے یہہ ہے کہ مساجد اور صوامع
اور بیعی (گرجے) محفوظ رہین - جہاد صرف اپنے بچاؤ کے لئے کیا جاتا ہے - کیا
یہہ جہاد اوس حالت سے جسمین ہم صدہا سال کے بعد پہونچے ہین عمدہ تر حالت نہین
ہے - بہت سے مسلمان گرجون کے لئے چندہ دیتے ہین لیکن کتنے عیسائی ہین
جو مسجدون چندہ دیتے ہین ؟ مذہب یہودی عیسائی اور محمدی مذاہب آپسمین
بہنین ہین جن سب کا اصل ایک ہے - اور ایکدن ایسا آئیگا کہ عیسائی آنحضرت
صلعم کی بہی تعظیم وتکریم کرنیکے وجہ سے مسیح کی اور بہی زیادہ عزت کرینگے -
(بہت ہی تحسین کے لغزی لغوی اور برابر دیر تک رہتے) ان مضامین مندرجہ سے
ہمارے بیان کی پوری تصدیق ہوئی - اور یہہ بات پایہ ثبوت کو پہنچے کہ اہل
اسلام کا نمبر شمار اقوام غیر کی نسبت ترقی پر ہے - اور اس ترقی کا سبب صرف
اصول اسلام کی خوبی اور ہدایات وتعلیمات اسلام کی خوش اسلوبی ہے - اور اسیکا
اثبات اس مضمون مین مقصود تہا -

اب ہم اس مضمون کے نتائج کی طرف اہل اسلام کو توجہ دلاتے ہین جو اس مضمون
کی تحریر سے پیش نظر ہین *

ناظرین پر مخفی نہین ہے کہ اہل اسلام دو قسم ہین - عوام - خواص بہر اہل
کے لحاظ نتائج تین نوع ہین (۱) رؤسا - جو ظاہری دولت دنیاوی سے
ممتاز ہین (۲) علماء جنکو دولت علم سے اعزاز و امتیاز حاصل ہے (۳)
طلباء جو تحصیل وسائل دولت دنیاوی یا اخروی مین سرگرم ہین - مگر یہہ دولت

سر دست ہاتھ میں نہیں رہتی ہیں جنسے اصول مسائل اسلام پوری واقف نہیں ہیں
عوام اور طلبا کو (خصوصاً وہ طلبا جو تحصیل علوم دنیا وی میں مصروف ہیں
علی الخصوص وہ جو مشن سکولوں میں پڑھتے ہیں) اس مضمون یا اسکے مقصود سے
یہہ نتیجہ نکالنا چاہیے کہ اصول و مسائل اسلام پر انکا اجمالی ایمان و تقلید سچی اسلام
صحیح ہے۔ اور بعض مسائل اسلام پر مخالفین (خصوصاً پادریوں) کی نکتہ چینی غلط
ہے اور حسد و تعصب یا عناد و خود غرضی پر مبنی ہے اور اسلام ان کی نکتہ چینی کا
محل ہرگز نہیں ہوسکتا۔ وہ اس کا محل ہوتا تو اقوام غیر کے اعیان سرلیو جو حسد و
عناد و خود غرضی و فساد سے مبرا ہیں) آپنے اسقدر تعریف و ثنا اور اپنے اصول
و مسائل پر شہادت و توافق آرا کیونکر حاصل کرتا۔

علمائے والا اعتبار اس مضمون کو انصاف و توجہ سے پڑھیں گے تو امید ہے اس
سے یہہ نتیجہ نکالیں گے کہ اصول و مسائل اسلام کی خوبیوں کا اظہار اور اقوام غیر
میں ان کا اشتہار۔ ان کی باہمی اختلافی فروعی مسائل میں بحث و تکرار
سے ہزار درجہ بہتر ہے (اگر اس تکرار سے کوئی فساد پیدا نہ ہو صرف ہدایت کا
نتیجہ نکلے) کیونکہ اس تکرار سے ہدایت ہوئی تو صرف بعض فروعی مسائل میں ہوگی
اور اس ہدایت کے برابر ہرگز نہیں ہوسکتی جو اصول اسلام کے محاسن کے اظہار سے
متوقع ہے۔ یہہ اسلئے کہ ایک شخص کا کفر سے اسلام میں آنا ہزار مسلمان کے کسی
اختلافی فروعی مسئلہ کے کسی جانب اختلاف کی طرف ہدایت پانے سے بہتر ہے
اور اگر اس باہمی تکرار سے ہدایت پیدا ہوئی (چنانچہ اکثر وقوع میں آتا ہے اور
رات دن مشاہدہ کیا جاتا ہے) تو بہتری اسی اظہار محاسن اسلام میں منحصر ہے
اور باہمی تکرار اس سے خالی ہے۔ کیونکہ اس اظہار محاسن اسلام سے ہزاروں اشخاص
مذاہب غیر کا داخل اسلام ہونا متوقع ہے اور اس تکرار سے پہلے کے ہوئے جو اگر